علمی، تہذیبی و ادبی مجلہ

گیسوئے اردو (۲)

دکنی ادب نمبر

مدیرِ اعلیٰ پروفیسر محمد عبدالحمید اکبر

مدیر پروفیسر عبدالرب استاد

شریکِ مدیر ڈاکٹر منظور احمد دکنی

اپریل 2015

شعبۂ اردو و فارسی گلبرگہ یونیورسٹی گلبرگہ

Scanned with CamScanner

گیسوئے اردو (2)

(دکنی ادب نمبر)

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر محمد عبدالحمید اکبر

مدیر

پروفیسر عبدالرب استاد

شریک مدیر

ڈاکٹر منظور احمد دکنی

مجلسِ ادارت

ڈاکٹر حشمت فاتحہ خوانی، ڈاکٹر خلیل مجاہد، ڈاکٹر پیرزادہ فہیم الدین، ڈاکٹر ماجد داغی، ڈاکٹر رخسانہ سلطانہ

مجلسِ اشاعت

شاہد فریدی، نویدہ سلطانہ، حامد علی، محمد محسن، زرینہ چودھری، عبدالحکیم، مشتاق احمد سہروردی

معاونین

اسد اللہ مجاہد، نوشین کوثر، عشرت بیگم، تحسین، رئیسہ، سفینہ، منہاج کوثر

فہرست

اداریہ	پروفیسر عبدالحمید اکبر	7-8
بہمنی دور:		
حضرت خواجہ بندہ نواز (علیہ الرحمہ) اور تصانیفِ مبارکہ	ڈاکٹر محمد عبدالحمید اکبر	9-18
دکنی زبان اور کلام حضرت بندہ نواز	ڈاکٹر منظور احمد دکنی	19-26
مثنوی کدم راؤ پدم راؤ کی فکری کائنات	ڈاکٹر خلیل مجاہد	27-36
مثنوی کدم راؤ پدم راؤ میں اخلاقی اقدار	ڈاکٹر محمد شمس الدین حکیم	37-43
عادل شاہی دور:		
دبستانِ بیجاپور کے چند نامور شاعر	ڈاکٹر وحید انجم	44-50
کلمۃ الحقائق: لسانی وموضوعاتی مطالعہ	محمد کاشف شاد مصباحی	51-55
شاہ برہان الدین جانم اور کلمۃ الحقائق	ڈاکٹر سید علیم اللہ حسینی	56-59
علی نامہ کی لسانی اور ادبی اہمیت	ڈاکٹر نسیم الدین فریس	60-70
ملک خوشنود کی مثنوی ''جنت سنگار''	پروفیسر یونس اگاسکر، ممبئی	71-81
قطب شاہی دور:		
قطب شاہی دور کی ادبی خدمات	پروفیسر قیوم صادق	82-85
سب رس کی ادبی وتاریخی اہمیت	پروفیسر خالد سعید	86-92
ملا وجہی کے سب رس کا تجزیاتی جائزہ	ڈاکٹر ماجد داغی	93-100
''پھول بن'' دکنی کا ایک شاہکار	ڈاکٹر محمد اعظم	101-108
دکنی دور کا اختتام:		
ولی اور عہدِ ولی کے منتخب دکنی شعراء: اک مطالعہ	ڈاکٹر افضل الدین جنیدی	109-116
داؤد اورنگ آبادی کی دکنی شاعری	عبدالمجید افسر	117-121

Scanned with CamScanner

علی نامہ کی لسانی اور ادبی اہمیت

ڈاکٹر نسیم الدین فریس
اسوسیٹ پروفیسر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

علی نامہ دکنی کی ایک شاہکار مثنوی ہے۔ یہ ملا نصرتی ۱۰۸۵ھ کی تصنیف نصرتی نے عادل شاہی خاندان کے آٹھویں حکمران علی عادل شاہ ثانی کا درباری شاعر نصرتی ملک الشعراء تھا اس نے تین مثنویاں لکھیں (1) گلشن عشق (2) علی نامہ (3) تاریخ اسکندری ان کے علاوہ ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس کی کچھ غزلیں، قصائد اور رباعیات وغیرہ جمع کر کے ایک دیوان بھی مرتب کیا ہے۔ علی نامہ میں نصرتی نے علی عادل شاہ ثانی کے جنگی مہمات معرکہ آرائیوں اور اس کے فوجی کارناموں کو موضوع بنایا ہے۔ علی نامہ ایک طویل رزمیہ مثنوی ہے جو عنوان کے اشعار قصائد اور تاریخی قطعات کے اشعار کے بشمول (۵۲۷۸) اشعار پر مشتمل ہے۔ (بحوالہ افسر صدیقی) مخطوطات انجمن' کراچی 1965ء ج ص 271)

نصرتی نے علی نامہ کے آغاز سے قبل دو بیتی عنوان میں مثنوی کے نام کی وضاحت اس طرح کی ہے۔

رکھیا اس فتح کے نامے کا علی نامہ ناؤں　　　جس کا ہر رزمیہ رستم کے گلے کا ہیکل

اس کے علاوہ مثنوی کے اندر بھی بعض مقامات پر اس نے مثنوی کے نام کی صراحت کی ہے۔ مثلاً علی عادل شاہ کی مدح کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

چلا اس سفینے پہ خوش خامہ میں　　　دیکھو کیا لکھا ہوں علی نامہ میں

علی نامہ کی ہیئت وہی ہے جو دکنی کی بڑی مثنویوں میں ملتی ہے یعنی حمد سے مثنوی کا آغاز ہوتا ہے پھر مناجات' نعت سید کونینؐ ذکر معراج' منقبت سیدنا علیؓ کے ابواب ہیں۔ اس کے بعد علی عادل شاہ ثانی مدح اور سبب تصنیف کے ابواب ہیں۔ ان تمہیدی ابواب کے بعد علی عادل شاہ ثانی کے جشن جلوس کی صنعت سے اصل مثنوی شروع ہوتی ہے۔ نصرتی نے بعض مقامات پر اس مثنوی کو فتح نامہ کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔ مثلاً

Scanned with CamScanner

معیاری ادب کا ترجمان

مجلّہ

ارمغان

⑥

2017

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۲۵

Scanned with CamScanner

© شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ

مجلّہ

ارمغان

نئی دہلی

۲۰۱۷ء

جلد	:	۴ ______ شمارہ:۶
ناشر	:	شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
تعداد	:	500
زیرِ اہتمام	:	مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵
مطبع	:	نیو پرنٹ سنٹر، کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی
سنہ اشاعت	:	۲۰۱۷
ملنے کا پتا	:	شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ مولانا محمد علی جوہر مارگ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵

Department of Urdu

Jamia Millia Islamia

Maulana Muahammad Ali Jauhar Marg

Jamia Nagar, New Delhi-110025

Scanned with CamScanner

فہرست

	اداریہ	پروفیسر شہپر رسول	۷
۱۔	تضمین اللغات (تقطیع پ)	شمس الرحمٰن فاروقی	۹
۲۔	ابلاغ کا مسئلہ	سلیم احمد	۵۴
۳۔	عصمت چغتائی	ظفر ادیب	۶۲
۴۔	دشت میں خیمۂ گل	شفیع جاوید	۸۳
۵۔	دیوان حافظ کے چند اردو تراجم	عبدالحق	۱۰۴
۶۔	قاری اور قرأت	عتیق اللہ	۱۱۵
۷۔	مراد آباد اور سرسید کا قائم کردہ پہلا پنچایتی اسکول	اصغر عباس	۱۳۱
۸۔	بازار کا بیانیہ	قاضی افضال	۱۳۷
۹۔	عربی غزل—ہیئت اور حدود	ظفر احمد صدیقی	۱۶۲
۱۰۔	سیٹھنا اور اس کے پہلے معلوم شاعر	محمد نسیم الدین فریس	۱۷۵
۱۱۔	حالی کا سیاسی شعور: جذبی کا نقطۂ نظر	قمر الہدیٰ فریدی	۱۹۱
۱۲۔	انتظار حسین کا اظہار خیال	آصف فرخی	۱۹۵
۱۳۔	داغ دہلوی: مابعد نو آبادیاتی تناظر	ناصر عباس نیر	۲۲۱
۱۴۔	گم نام ریختی گو: نسبت لکھنوی	رفاقت علی شاہد	۲۳۸
۱۵۔	یادایام اور شبلی: ایک تحقیقی مطالعہ	الیاس احمد الاعظمی	۲۶۲

Scanned with CamScanner

محمد نسیم الدین فریس

سیٹھنا اور اس کے پہلے معلوم شاعر

ہندوستان میں شادی بیاہ کے موقع پر کئی طرح کی رسمیں ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رسم کے مخصوص گیت ہوتے ہیں، جیسے منگنی کے گیت، مایوں کے گیت، ہلدی کے گیت، مہندی کے گیت، نکاح کے گیت، رخصتی کے گیت وغیرہ۔ ان گیتوں کی ایک خاص قسم سیٹھنا کہلاتی ہے۔ سیٹھنے وہ گیت ہیں جو عموماً ساچق اور مہندی کے موقع پر گائے جاتے ہیں۔

اصناف ادب پر لکھی گئی کتابوں مثلاً بحرالفصاحت (نجم الغنی)، درس بلاغت (قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو) اصناف سخن اور شعری ہیئتیں (شمیم احمد) اصناف ادب اردو (قمر رئیس خلیق انجم) وغیرہ میں سیٹھنے کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ ہفت تماشہ (مرزا قتیل)، رسوم دہلی (سید احمد دہلوی) اور اتر پردیش کے لوک گیت (اظہر علی فاروقی) سے اس صنف کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ذیل میں ان گیتوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

سیٹھنا دراصل گالیوں پر مبنی گیت ہیں۔ سیٹھنا کو بعض کتابوں میں سیٹھنی یا سٹھنی بھی کہا گیا ہے۔ جمع کے صیغے میں انھیں سیٹھنیاں اور سیٹھیں لکھا گیا ہے۔ ان گیتوں کو ''گالیاں'' بھی کہا جاتا ہے۔

فسانۂ عجائب کی تدوین کے دوران رشید حسن خاں کا سابقہ لفظ ''سیٹھنیاں'' سے پڑا۔ اس کی صحیح شکل اور تلفظ کی تحقیق کے سلسلے میں انھوں نے پروفیسر سید عقیل رضوی کو خط روانہ کیا جس میں وہ لکھتے ہیں:

> ''سٹھنیاں'' ان گالیوں کو کہتے ہیں جو سمدھنوں کو شادی میں سننا پڑتی تھیں۔ اظہر علی فاروقی صاحب کی کتاب میں ''سیٹھیں'' اسی معنی میں کئی جگہ آیا ہے اور ''سیٹھ'' بھی۔ وہ آپ کے محلے دار ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ان سے معلوم کرلیں کہ کیا یہ

Scanned with CamScanner

ISSN : 2455-0248

ششماہی ریسرچ اور ریفریڈ جرنل

ادب وثقافت (7)

ستمبر 2018

ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز
مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

Scanned with CamScanner

Directorate of Translation & Publications
Maulana Azad National Urdu University

Adab-o-Saqafat
(Bi-Annual Research & Refereed Journal)
Issue: 7 September, 2018
ISSN : 2455-0248 UGC Approved Journal

ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز کا تحقیقی اور ریفریڈ جریدہ

ششماہی **ادب وثقافت** حیدرآباد

ناشر : ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشنز
مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
گچی باؤلی، حیدرآباد - 500032 (تلنگانہ)

طباعت : اے۔آر۔انٹرپرائزز، حیدرآباد

رابطہ : 09347690095

ای میل : dtpmanuu@gmail.com

مقالہ نگاروں کی رائے سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

Scanned with CamScanner

فہرست

شذرات	ایڈیٹر	6-10
1۔ فرہنگ تحفۃ السعادت کا ایک نادر نسخہ اور اس میں شامل ہندوی مرادفات	پروفیسر فیروز احمد	11-40
2۔ ساحرؔ لدھیانوی: چند یادیں اور کچھ باتیں	پروفیسر صغیر افراہیم	41-57
3۔ شارب ردولوی کا تنقیدی سفر (ولی دکنی سے جگر مرادآبادی تک)	پروفیسر علی احمد فاطمی	58-88
4۔ اردو میں بچوں کا ادب امیر خسرو سے مرزا غالب تک: ایک جائزہ	پروفیسر محمد نسیم الدین فریس	89-101
5۔ بیگ احساس کے افسانوی ابعاد	پروفیسر اسلم جمشید پوری	102-118
6۔ کلامِ غالبؔ میں حروفِ ظرف کی معنویت	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	119-148
7۔ ''بالِ جبریل'' کی غزلیات کا شعری آہنگ: ایک تجزیاتی مطالعہ	جناب عارف حسن خاں	149-165
8۔ ظہیر دہلوی کی مرثیہ نگاری	پروفیسر مختار شمیم	166-173

Scanned with CamScanner

ADAB-O-SAQAFAT, A Research & Refereed Journal (ISSN-2455-0248) September 2018, P.89-101
Prof. Mohd. Naseemuddin Farees, Urdu mein Bachon ka Adab Ameer Khusru se Mirza Ghalib Tak:Ek Jayeza

محمد نسیم الدین فریس

اردو میں بچوں کا ادب امیر خسرو سے مرزا غالب تک: ایک جائزہ

ادب اطفال یا بچوں کا ادب وہ منظوم یا نثری تحریریں ہیں جو بچوں کے لیے ان کی عمر، ذہنی سطح، ادراک وفہم کی صلاحیت، دلچسپیوں اور نفسیاتی پہلوؤں کو ملحوظ رکھتے ہوئے لکھی جائیں۔ ادب اطفال کی بڑی اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ہر زبان کے ادب میں ادب اطفال کا بھی ایک گوشہ ہوتا ہے۔ ماں کی لوریوں، گہوارے کے گیتوں اور دادی اماں یا نانی اماں کی کہانیوں اور قصوں، لوک ادب یا (Folk lore) کے ایک حصے کے طور پر ادب اطفال کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی انسانی تہذیب ومعاشرت کی تاریخ ہے۔ ظاہر ہے کہ اردو میں بھی اس کا سلسلہ عوامی ادب یا لوک روایات کے آغاز کے ساتھ ہی ہوا ہوگا۔ اردو زبان کے ارتقا کے ساتھ ساتھ اس میں لوریوں، گہوارے کے گیتوں اور بادشاہوں، شہزادوں، شہزادیوں، پریوں اور جادوئی کرداروں پر مبنی قصے کہانیوں کا بھی آغاز وارتقا ہوا لیکن یہ سارا سرمایہ چونکہ زبانی روایات کی شکل میں ہوتا ہے اس لیے اس کا بیشتر حصہ یقیناً تلف ہوگیا ہے اور جو کچھ سرمایہ سینہ بہ سینہ آج کے دور تک منتقل ہوا ہے وہ بھی سماجی اور ثقافتی تبدیلیوں کے سبب مٹنے کے قریب ہے۔ البتہ بچوں کے لیے تحریری شکل میں جو ادب تخلیق کیا گیا ہے اس کا بڑا حصہ محفوظ ہے۔

عوامی ادب یا لوک کہانیوں اور لوک گیتوں کی زبانی روایات (Oral traditions) سے قطع نظر جب ہم اردو میں ادب اطفال کے تحریری سلسلے کی ابتدا کے بارے میں سوچتے ہیں تو یہ

Scanned with CamScanner

ششماہی ریسرچ اور ریفریڈ جرنل

1

ادب و ثقافت

دکنی مثنویوں میں قومی یکجہتی
کے عناصر

ستمبر 2015

مرکز برائے اُردو زبان' ادب و ثقافت

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

Scanned with CamScanner

Centre for Urdu Language, Literature & Culture
Maulana Azad National Urdu University

Adab-o-Saqafat

(Bi-Annual Research & Refereed Journal)

Issue. 1 September, 2015

مرکز برائے اُردو زبان ' ادب و ثقافت کا تحقیقی اور ریفریڈ جریدہ

ششماہی **ادب وثقافت** حیدرآباد

مجلس ادارت : پروفیسر ایس۔اے۔وہاب قیصر
: پروفیسر ایس۔ایم۔حسیب الدین قادری
: پروفیسر نجم الحسن

ناشر : مرکز برائے اُردوزبان' ادب وثقافت
مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
گچی باؤلی، حیدرآباد - 500032 (تلنگانہ)

طباعت : اے۔آر۔انٹر پرائزیز' حیدرآباد

کمپوزنگ : محمد زبیر احمد

رابطہ : 09347690095; 040-23008359-60
zafaruddin65@gmail.com
cullcmanuu@gmail.com

مقالہ نگاروں کی رائے سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

Scanned with CamScanner

فہرست

صفحہ نمبر

	شذرات	ایڈیٹر	
.1	اقبال کے شعری ابعاد اور تعین قدر کا مسئلہ	شارب ردولوی	8
.2	سر تیج بہادر سپرو، اُردو اور قومی زبان کا مسئلہ	عبدالستار دلوی	18
.3	ہندوستانی تہذیبی روایت اور اُردو شاعری	عتیق اللہ	30
.4	ہاشمی بیجاپوری کی تہذیبی اہمیت	م۔ن۔سعید	64
.5	مشترکہ تہذیب، اُردو اور جگن ناتھ آزاد	فیروز احمد	76
.6	ثقافتی اور قومی یکجہتی کے فروغ میں اُردو زبان کا حصہ	رحمت یوسف زئی	84
.7	انشائیہ نگاری میں تشبیہ کا عمل	عقیل ہاشمی	90
.8	جنوبی ہند کا اولین تکثیری سماج اور صوفیائے کرام	مجید بیدار	97
.9	عصمت چغتائی کی ''دِل کی دُنیا'': ایک جائزہ	علی احمد فاطمی	114
.10	بڑا ہے درد کا رشتہ...	وہاج الدین علوی	130
.11	اُردو رباعی: ایک جائزہ	ابن کنول	138
.12	حفیظ میرٹھی اور ان کی غزل	شہپر رسول	145
.13	اُردو کی منظوم داستانوں میں ہندوستانی تہذیب وثقافت	قمر الہدیٰ فریدی	153
.14	دکنی مثنویوں میں قومی یکجہتی کے عناصر	محمد نسیم الدین فریس	163
.15	ہندوستانی موسیقی کے فروغ میں امیر خسرو کا حصہ	حبیب نثار	184

Scanned with CamScanner

محمد نسیم الدین فریس

دکنی مثنویوں میں قومی یکجہتی کے عناصر

دکنی شاعری میں قومی یکجہتی کے عناصر کی تلاش وتعین اور تشخیص و تحسین سے قبل یہ واضح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟ قومی یکجہتی سے مراد مشترک شناخت کا شعور ہے جو کسی ملک کے باشندوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی سوچ یا جذبہ ہے جس کے تحت کسی ملک کے عوام یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان سب کی شناخت ایک ہے۔ اس تصور کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ہم مختلف ذاتوں، مذاہب اور علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، الگ الگ زبانیں بولتے ہیں لیکن ہم اس حقیقت کو جانتے اور تسلیم کرتے ہیں کہ ہم سب ایک ہیں۔ و نیز یہ بھی کہ ہم ترقی و خوشحالی کے لیے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ ایک مضبوط اور ثروت مند قوم کی تشکیل کے لیے اس طرح کی یکجہتی لازمی اور ناگزیر ہوتی ہے۔

قومی یکجہتی کا سیدھا سادہ مفہوم قومی اتحاد یا قومی وحدت ہے۔ اس کا مطلب ملک کی ساری قوتوں کو وحدت کے دھاگے میں پرونا ہے تاکہ ایک قوم ہونے کے خیال کو نشو و نما اور بالیدگی ملے۔ تاہم ہمارے ملک ہندوستان میں وحدت کا مطلب نسلی اور ثقافتی وحدت نہیں ہے۔ ہمارے ملک کے مخصوص سماجی ڈھانچے کے پیش نظر وحدت کا مطلب ہے گہرے اختلافات کے باوجود وحدت۔ بہ الفاظ دیگر کثرت میں وحدت۔

ہندوستان بہت بڑا ملک ہے رقبہ کے لحاظ سے بھی اور آبادی کے اعتبار سے بھی۔ یہاں ایک ہزار چھ سو باون زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب مثلاً ہندومت، اسلام، بدھ مت، جین مت، سکھ مت اور عیسائیت وغیرہ کے پیرو یہاں رہتے بستے

Scanned with CamScanner

سردار جعفری: کل اور آج

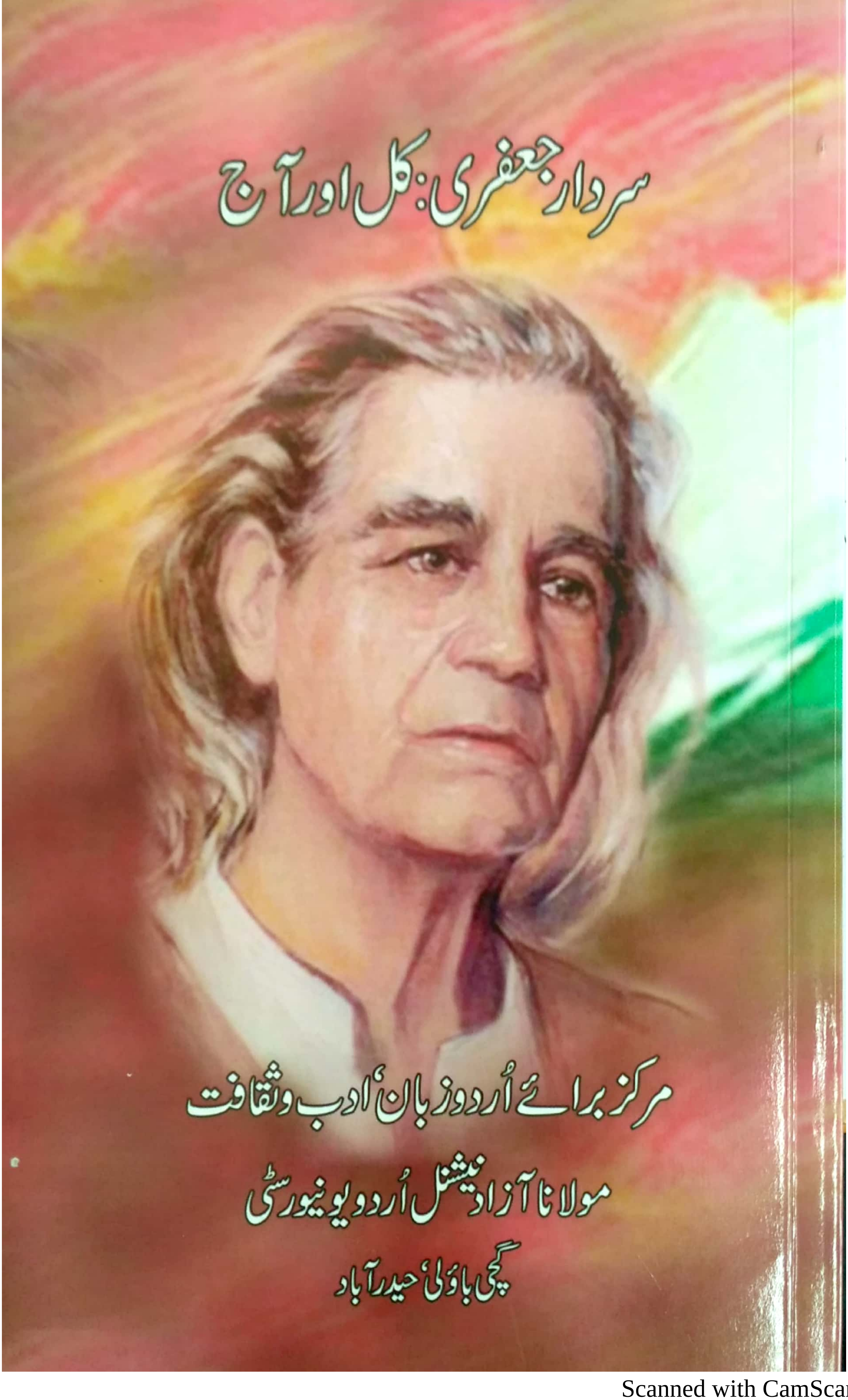

مرکز برائے اُردو زبان، ادب و ثقافت

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد

Scanned with CamScanner

© جملہ حقوق بحق مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد محفوظ

Sardar Jafri: Past and Present

by

Centre for Urdu Language, Literature & Culture

ISBN - 978-93-80322-04-9

کتاب	:	سردار جعفری: کل اور آج
اشاعت	:	جولائی، 2015ء
تعداد	:	چارسو (400)
ناشر	:	رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، گچی باؤلی، حیدرآباد۔500032
مرتبین	:	ڈاکٹر ارشاد احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، مرکز برائے اُردو زبان، ادب وثقافت
		ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو
طباعت	:	اے۔آرانٹر پرائزیز، حیدرآباد
پتہ	:	مرکز برائے اُردو زبان، ادب وثقافت مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، گچی باؤلی، حیدرآباد 500 032
فون نمبر	:	040-23008359, 23008360
ای۔میل	:	cullcmanuu@gmail.com, zafaruddin65@gmail.com

Scanned with CamScanner

17	علی سردار جعفریؔ کی شاعری میں پیکر تراشی	سمیہ تمکین	139
18	علی سردار جعفری کی تخلیقات کا مطالعہ نسائی نقطہ نظر سے	ڈاکٹر جاں نثار معین	153
19	علی سردار جعفری بحیثیت شاعر، نقاد و صحافی	ڈاکٹر محمد عبدالرؤف	167
20	سردار جعفری کی نثری خدمات	حامد اکمل	181
21	سردار جعفری کا تاریخی، تہذیبی اور تنقیدی شعور (ترقی پسند ادب اور پیغمبرانِ سخن کے حوالے سے)	پروفیسر علی احمد فاطمی	193
22	علی سردار جعفری کی اقبال شناسی	پروفیسر انور معظم	223
23	سردار جعفری کے خیالات و محسوسات: خطوط کے آئینے میں	پروفیسر نسیم الدین فریس	229
24	علی سردار جعفری کا "سرمایۂ سخن"	پروفیسر وہاب قیصر	241
25	پیغمبرانِ سخن اور میرؔ	ڈاکٹر ریشماں پروین	249
26	علی سردار جعفری بہ حیثیت افسانہ نگار (منتخب افسانوں کی روشنی میں)	شیخ عمران	257
27	علی سردار جعفری کے فکر و عمل کا ایک پوشیدہ زاویہ (سیریل "کہکشاں" کے حوالے سے)	ثمینہ بیگم	263
28	اردو تحریک اور جعفری کمیٹی	ڈاکٹر ارشاد احمد	273

Scanned with CamScanner

سردار جعفری کے خیالات و محسوسات

خطوط کے آئینے میں

پروفیسر نسیم الدین فریس

خط جذبات و خیالات کے غیر رسمی اظہار کا اہم وسیلہ ہوتا ہے۔ مختلف مسائل و موضوعات کی بابت جس بے تکلفی اور بے ساختگی کے ساتھ اظہار خیال کی جیسی گنجائش خط میں ہوتی ہے ادب کی کسی اور صنف میں ویسی شاید ہی پائی جاتی ہے۔ خط عموماً دوستوں اور عزیزوں کو لکھے جاتے ہیں۔ جن سے کسی بات کا کوئی پردہ نہیں ہوتا اس لیے خط میں مکتوب نگار اپنا رازِ دل عیاں کر دیتا ہے۔ مکتوبات کا مطالعہ علمی، ادبی، تاریخی، تہذیبی غرض کئی جہتوں سے افادیت کا اہل ہوتا ہے۔ اردو میں مکتوبات کی اہمیت پر تنقیدی نقطہ نظر سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس کی تکرار تحصیل حاصل کے علاوہ کچھ نہیں، لہذا مکتوب نگاری کی فنی بحث سے گریز کرتے ہیں۔ اس مقالے میں ہم علی سردار جعفری کے مکتوبات کے نمایاں خدوخال اور اہم موضوعات و مسائل پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے ان مکتوبات کے حوالے سے جعفری صاحب کے افکار و مشاہدات کا مطالعہ کریں گے۔ جعفری صاحب نے یہ خطوط اپنے دوست احباب، جامعات کے پروفیسروں، انجمنوں کے عہدیداروں، ادیبوں اور شاعروں کے نام لکھے ہیں۔ ان خطوط کی زبان سلیس و رواں اور لہجہ بے تکلفانہ ہے۔ خطوط میں جعفری صاحب کی سیرت و شخصیت کے کئی پہلو مبرہن ہوئے ہیں۔ ان میں کہیں وہ قبیلے کے تجربہ کار سردار کی طرح نوجوانوں کو آگہی بانٹتے اور مفید مشورے دیتے نظر آتے ہیں تو کہیں ہم عصر و ہم عمر احباب پر خلوص و محبت نچھاور کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان خطوط میں دوستداری بھی ہے اور غم خواری بھی، دانشورانہ انداز بھی ہے اور مجبوری و بے بسی کی حکایات بھی، اپنی بیماری کی کیفیت بھی ہے اور عزیزوں کی وفات کا نوحہ بھی، اپنوں سے التفات بھی ہے اور مخالفین پر برہمی بھی، خودنگری بھی ہے اور خودستائی بھی، کہیں شفیق باپ کے دل کی دھڑکن بول رہی ہے تو کہیں محبت کرنے والے شوہر کی نظر، کہیں سمیناروں کے منتظمین کو صلاح دی جا رہی ہے تو کہیں رسالوں کے مدیروں کی حوصلہ

Scanned with CamScanner

ISSN 2349-3437

₹50/-

خصوصی اشاعت

پیش رفت

نئی دہلی

مارچ-اپریل 2018

امجد اور ان کی رباعی گوئی

کس ہاتھ کی تحریر ہوں معلوم نہیں
کس متن کی تفسیر ہوں معلوم نہیں
میں ہوں کہ مرے پردے میں ہے اور کوئی
صورت ہوں کہ تصویر ہوں معلوم نہیں

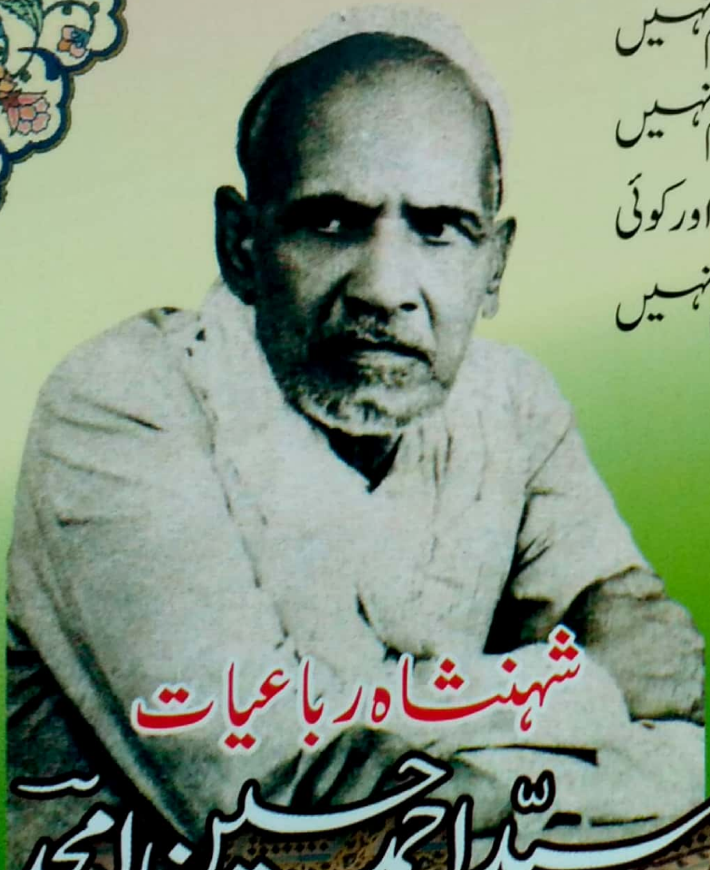

شہنشاہ رباعیات

سیّد احمد حسین امجدؔ

امجدؔ حیدرآبادی نمبر

Scanned with CamScanner

ادارۂ ادب اسلامی ہند
کا ترجمان
تعمیری ادب کا نمائندہ
ماہنامہ
پیشرفت
نئی دہلی
ISSN 2349-3437

مدیر
ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی
مدیر منتظم
ڈاکٹر محمد نعیم فلاحی

مجلس مشاورت:
پروفیسر عبدالحق، ڈاکٹر احمد سجاد، ڈاکٹر زینت اللہ جاوید
ڈاکٹر تابش مہدی، انتظار نعیم، ڈاکٹر محمود شیخ، ڈاکٹر حسن رضا

جلد: ۲۵ شمارہ: ۸-۹ مارچ-اپریل ۲۰۱۸ء

فی شمارہ سالانہ بیرون ملک سالانہ
20/-روپے 220/-روپے 1500/-روپے

رابطہ برائے ادارتی امور:
مدیر: 9449127861 - مدیر منتظم: 8860822483

منیجر: دلشاد حسین اصلاحی - 8750380917

چیک/ڈرافٹ پر صرف "PESHRAFT" لکھیں۔
Union Bank of India
A/c No. 584501010050385,
IFSC:UBIN0558451
Jamia Nagar, New Delhi - 25

زر تعاون اور مراسلت کا پتا:
Peshraft Monthly
D-321, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave
Jamia Nagar, New Delhi-110025
Email: peshraft@gmail.com

نوٹ: تخلیق کار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

ترتیب

پیش نامہ — سید عبدالباسط انور (مہمان مدیر) — ۹
اپنی بات — ڈاکٹر محمد نعیم فلاحی — ۱۳
پیغام — صدر ادارہ — ۱۵
پیغام — حامد محمد خان — ۱۶
اظہار تشکر — محمد وسیم احمد — ۱۷
حمد — امجد حیدر آبادی — ۱۸
نعت — امجد حیدر آبادی — ۱۹
امجد حیدر آبادی - سفرِ زندگی ماہ و سال کی روشنی میں — ۲۰
تاثرات حضرت جوشؔ ملیح آبادی — جوش ملیح آبادی — ۲۱
حضرت امجدؔ حیدر آبادی کی یاد میں — مضطر مجاز — ۲۴

مقالات

گلستان امجد — پروفیسر اشرف رفیع — ۲۷
امجد حیدر آبادی شخصیت فن اور فکری ماخذ — ڈاکٹر قطب سرشار — ۳۷
حضرت امجد حیدر آبادی کی مقصدی نثر کے مختلف جہات — پروفیسر مجید بیدار — ۴۹
امجد حیدر آبادی اور تصوف — ڈاکٹر ایم اے قدیر — ۶۱
حضرت امجد کی صوفیانہ شاعری — ڈاکٹر عقیل ہاشمی — ۶۶
امجد حیدر آبادی اور ان کی رباعی گوئی — ڈاکٹر نسیم الدین فریس — ۸۱
امجد حیدر آبادی حیات اور شخصیت — ڈاکٹر عزیز سہیل — ۹۴
امجد حیدر آبادی کی تقدیسی شاعری — محسن جلگانوی — ۱۰۰
امجد حیدر آبادی اور اخلاقیات — ڈاکٹر فاروق شکیل — ۱۰۳
انتخاب رباعیات — دلشاد حسین اصلاحی — ۱۰۶
نظم — ظفر فاروقی — ۹۳
جہان ادب — ۱۰۸
تاثرات — ۱۱۵

امجد حیدرآبادی اور ان کی رباعی گوئی

پروفیسر محمد نسیم الدین فریس
(صدر شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد)۔ drnaseemuddin92@gmail.com

اردو شاعری کی چار اہم اصناف مثنوی، غزل قصیدہ اور مرثیہ ہیں۔ موجودہ زمانے میں قصیدہ تو ختم ہوگیا ہے۔ مثنوی بھی متروک ہوچکی ہے۔ لیکن غزل ہمیشہ کی طرح تازہ دم اور سدا بہار نظر آتی ہے۔ مرثیے کی روایت بھی گو انیس و دبیر کے عہد کی طرح بام عروج پر نہیں ہے لیکن کربلا کے حوالے سے ابھی باقی و برقرار ہے۔ ان اصناف سے ہٹ کر اردو شاعری کی جو دیگر اصناف ہیں ان میں رباعی اپنی ایک انفرادیت رکھتی ہے۔ رباعی ایک ایسی صنف ہے جس میں قدیم زمانے سے ہی بہت کم شعرا نے طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ اردو میں بعض ایسے شعرا بھی گزرے ہیں جنھوں نے دیگر اصناف کے مقابلے میں رباعی پر بہت زیادہ توجہ دی اور اس صنف میں اعلیٰ وارفع مقام حاصل کیا۔ ایسے ہی شعرا میں سے ایک حضرت امجد حیدرآبادی ہیں۔ جنہیں شہنشاہِ رباعیات کہا جاتا ہے۔ جس طرح غزل کو میرو غالب نے قصیدے کو سودا اور ذوق نے اور مرثیے کو انیس و دبیر نے بامِ کمال پر پہنچایا اسی طرح اردو رباعی کو بام عروج پر پہنچانے میں امجد حیدرآبادی نے اہم حصہ لیا۔

امجد کا پورا نام سید احمد حسین کنیت ابوالاعظم اور تخلص امجد تھا۔ وہ ۱۸۸۶ء میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام سید رحیم علی ابن سید کریم حسین اور والدہ کا نام صوفیہ بیگم تھا۔ ان کے والد اپنے وقت کے صوفی اور خدارسیدہ بزرگ تھے۔ امجد کی عمر ابھی چالیس (۴۰) دن ہی کی تھی کہ ان کے والد کا اچانک انتقال ہوگیا۔ امجد کی والدہ صوفیہ بیگم نہایت نیک اور صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ وہ نہایت کم عمری میں بیوہ ہوگئی تھیں۔ لیکن انہوں نے امجد کی تعلیم وتربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ امجد کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ اس کے بعد انہیں جامعہ نظامیہ حیدرآباد میں داخل کیا گیا۔ یہاں انہوں نے چھے سال تک تعلیم حاصل کی۔ وہ ابتدا ہی سے ذہین تھے اور حافظہ بھی تیز تھا اس لیے جو کچھ پڑھتے وہ پتھر کی لکیر ہوجاتا۔ جامعہ نظامیہ کے اساتذہ مولانا سعید الدین سہارنپوری، مولانا ابوایوب بہاری، علامہ سناد الملک شوستری، اور علامہ سید نادر الدین نے امجد کی فطری صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے میں اہم حصہ لیا۔

Scanned with CamScanner

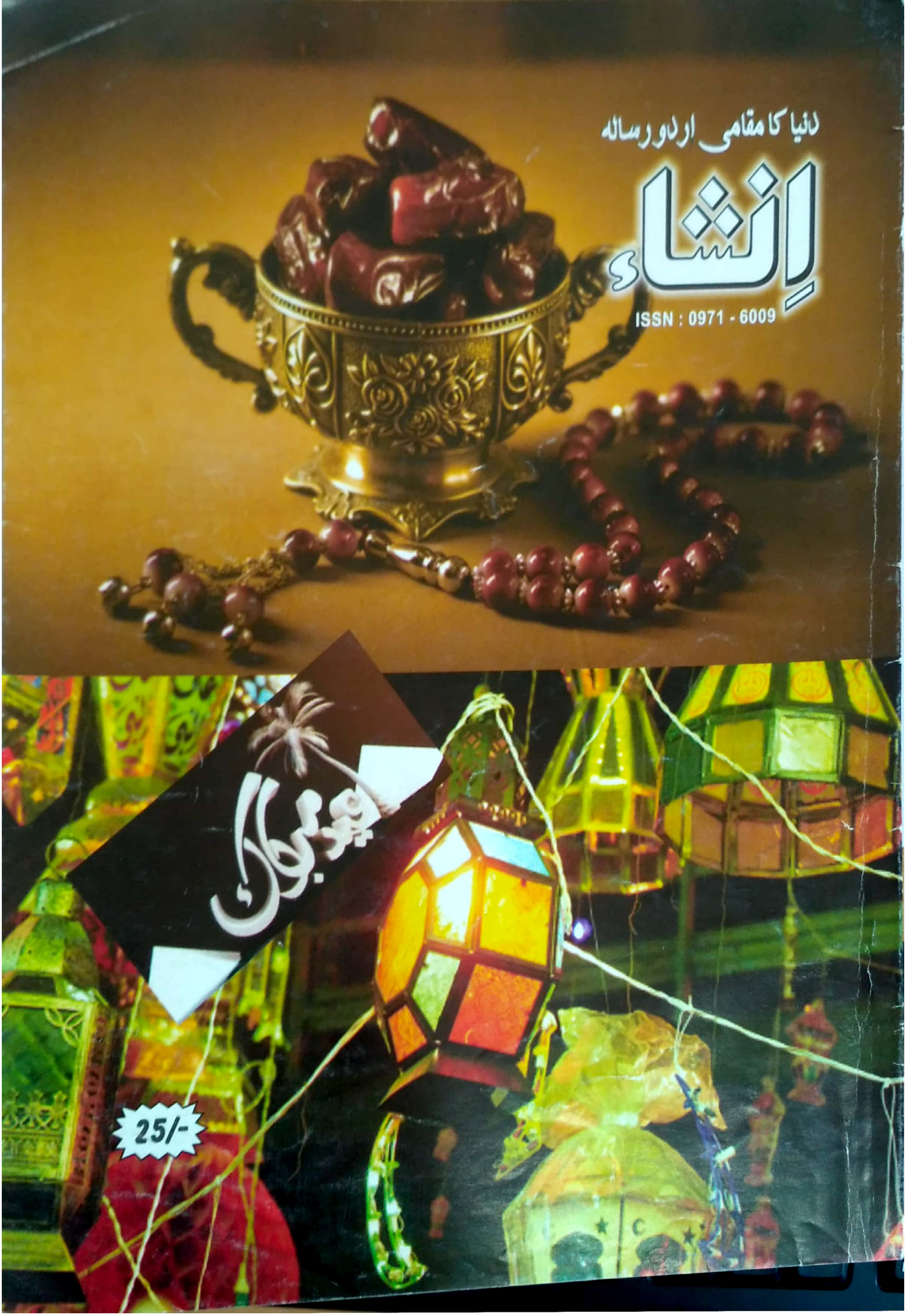

Scanned with CamScanner

اِنشاء

دنیا کا مقامی اردو رسالہ
ISSN : 0971 - 6009
جلد: 29 | جولائی۔اگست 2014ء | شمارہ: 7-8

فہرست

صفحہ	عنوان	صنف	مصنف
4	گفتنی: ادیب اور نادہندہ سماج	اداریہ	
6	رمضان کے مہینے میں رونما ہونے والے ۱۱ اہم واقعات	مضمون	ایم۔علی
10	سلطان محمد قلی قطب شاہ اور عیدِ رمضان	مضمون	ڈاکٹر نسیم الدین فریس
13	ارشد مینانگری کی شاعری میں عید	مضمون	ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی
16	افطاری	افسانہ	رشید جہاں
20	سبقت	افسانہ	شاہد جمیل
22	عالیہ کے ابّو	افسانہ	فاروق راہب
23	قدم	افسانہ	عشرت معین سیما
25	عیدی	افسانہ	رونق جمال
26	بیوروکریٹ کی عید	فکاہیہ	ڈاکٹر ایس ایم معین قریشی
30	میں، سمندر اور وہ	افسانہ	محسنہ جیلانی
33	اماوس کی ایک رات	افسانہ	وسیم عباس
36	ہمارے قمر بھائی	انشائیہ	بانو ارشد
38	سوغاتِ عرب	معلوماتی مضمون	اے۔امیر النساء
40	کھجور کی تاریخ	خاص فیچر: انگریزی: پال لُنڈے / اردو ترجمہ: ف۔س۔اعجاز	
44	ٹوپیوں کی باڑھ	طنز و مزاح	منظوم عثمانی
46	مولانا آزاد اور ترجمان القرآن	مضمون	پروفیسر وہاب قیصر
49	محمود ہاشمی	مضمون	یعقوب نظامی
53	انتظار حسین کی خودنوشت "جستجو کیا ہے؟" کا ایک تجزیہ	مضمون	صابرہ محسن
56	بصیرت	مضمون	خواجہ محفوظ الرحمٰن ایڈوکیٹ
60	سورج سے متعلق عراق مرزا کا مجموعۂ غزلیات ایک نئی کوشش	مضمون	عبدالاحد ساز
64	احوال و اخبار	خبریں	
69	آپ کی ڈاک	قارئین کے خطوط	

منظومات: رزاق افسر / ابرار نغمی / بانو ارشد 5 ابرار ہمیر پوری 24 / طلعت سیم / سید حباب ترمذی 29 / انور سدید / غلام رسول سبحانی 32 / سیّدہ شانِ معراج / ممتاز عزیز نازاں / فوزیہ اختر نوال 37 / دیوانہ روہتگی 48 فرزانہ فرحت 62

انشاء پبلیکیشنز

مدیر : ف۔س۔اعجاز

اس شمارے کی قیمت : 25/- روپے
زرِ سالانہ نقد، منی آرڈر
یا بینک ڈرافٹ سے : 150/- روپے

بیرون کلکتہ چیک کلیئرنگ چارج 60 روپے زائد

مغربی ممالک سے : £ 15
or
US $ 25
پاکستان، بنگلہ دیش میں سالانہ : IR 600/-
سال میں ۲ شمارے شائع ہوتے ہیں۔

INSTRUCTIONS FOR PAYMENT

رقومات بذریعہ منی آرڈر، بینک ڈرافٹ، چیک صرف INSHA PUBLICATIONS کے نام میں روانہ فرمائیں۔ بیرون ملک سے WESTERN UNION کے ذریعہ "F.S.Ejaz" کے نام میں رقم ٹرانسفر کی جاسکتی ہے۔ اور یہی قابل ترجیح ہے۔

گرافک آرٹ،
تزئین و تکمیل:
ثاقب فیروز

بڑی خبر: "ادیبوں کی حیاتِ معاشقہ" چھپ کر تیار ہے۔

ماہنامہ انشاء۔ انشاء پبلی کیشنز
خط و کتابت، مضامین بھیجنے اور ترسیل زر کا پتہ:
25-B, Zakaria Street, Kolkata - 700073
Fax : +9133-40075435 • Phone : +9133-22354616 • Mobile : +919830483810
E-mail : inshapublications@yahoo.co.in • E-mail : insha.publications.kolkata@gmail.com

Scanned with CamScanner

سلطان محمد قلی قطب شاہ اور عید رمضان

ڈاکٹر نسیم الدین فریس
10-3-291/91B,
Vijay Nagar Colony
Hyderabad - 500057
(M) - 09490784290

گولکنڈہ کی قطب شاہی سلطنت کا پانچواں تاجور اور شہر حیدرآباد کا نقش گر سلطان محمد قلی قطب شاہ علوم وفنون کا قدرشناس ارباب ہنر اور اہل کمال کا مربی اور شعروادب کا شیدائی تھا۔ فطرتاً وہ نہایت رنگین مزاج اور جمال پرست واقع ہوا تھا اس کی رنگین مزاجی اور عیش کوشی کے پس پشت کچھ تو شاہی محلات کے ماحول کی رنگینی اور کچھ خود اس کی عاشقانہ سرشت کا دخل رہا ہوگا۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ اپنے والد ابراہیم قطب شاہ کی وفات کے بعد پندرہ برس کی عمر میں ۱۵۸۰ء میں سریر آرائے سلطنت ہوا اور (۳۳) سال نہایت شان وشوکت سے حکومت کرنے کے بعد ۱۶۱۱ء میں ۴۸ سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ اس کے عہد حکومت کے دوران سلطنت گولکنڈہ کو کسی بڑی جنگ کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ چند چھوٹی موٹی لڑائیوں اور بغاوتوں سے قطع نظر اس کے عہد میں امن وامان کا دور دورہ رہا۔ اشرافیہ ثروت مند، رعایا فارغ البال تھی۔ حکومت کا خزانہ بھرا ہوا تھا اور اس کے اقتدار کو کوئی اندرونی یا بیرونی خطرہ درپیش نہ تھا۔ اس لئے اس نے نہایت دلجمعی کے ساتھ اپنے ذوق کی تکمیل کے سامان کئے۔ اسے تعمیرات کا شوق تھا۔ اس نے چار مینار کے علاوہ شہر حیدرآباد میں متعدد محلات وایوانات تعمیر کروائے۔ باغات لگوائے نہریں جاری کیں اور حوض بنوائے۔ اس نے اس کثرت سے باغات لگوائے کہ شہر حیدرآباد جس کا قدیم نام بھاگ نگر تھا اس کے عہد میں باغ نگر بن گیا تھا۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ سبزے، آب رواں، روشنی اور پری جمال نازنینوں کی ہم نشینی کا دلدادہ تھا۔ اس کے محل میں عشوہ طراز حسیناؤں کا جمگھٹا تھا۔ وہ ان کی صحبت میں آئے دن جشن طرب برپا کرتا اور جی بھر کے داد عیش دیتا تھا۔ وہ جشن منانے اور ہنگامہ برپا کرنے کے لئے موقع تلاش کرتا تھا۔ عید تیوہار، کھیل تماشے شادی بیاہ، رسوم ورواج اور آتے جاتے موسم اسے جشن منانے کا موقع فراہم کرتے تھے۔ مختصر یہ کہ اس کی زندگی مستی اور مے نوشی سے عبارت تھی۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ نہ صرف شعروسخن کا دلدادہ تھا بلکہ خود بھی داد سخن دیتا تھا۔ اس کی شاعری اس کی نجی زندگی کے عیش ونشاط کام جوئیوں، شاہی محلات کی رونقوں، عارض ولب کے تذکروں اور وصل کی حکایتوں کی ترجمان ہے۔ لیکن ان باتوں سے ہٹ کر اس کی شاعری میں موضوعات کی رنگارنگی اور بوقلمونی نظر آتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک پُرگو اور قادرالکلام شاعر تھا۔ وہ کبھی کبھی اور تبدیلی ذائقہ کی خاطر نہیں بلکہ روز شعر کہتا تھا۔ جس طرح دریا میں لہریں اٹھتی ہیں اسی طرح اس کی طبع موزوں میں شاعری کی موجیں ابھرتی تھیں۔ کہتا ہے:

صدقے نبی قطب شاہ یوں شعر بولے ہر دن
دریا کو روز جوں ہے موجاب کا طلوع

محمد قلی قطب شاہ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر ہے جس نے ایک ضخیم کلیات اپنی یادگار چھوڑا۔ اس کا دیوان اس کے بھتیجے اور داماد سلطان محمد قطب شاہ نے مرتب کیا اور اس پر ایک منظوم دیباچہ بھی تحریر کیا جس میں وہ کہتا ہے کہ محمد قلی قطب شاہ نے پچاس ہزار اشعار کہے تھے:

مگر شاہ کہے بیت پچاس ہزار
دھرے وصف اپس سوں کہن بہوت عار

ہندوستان کی تاریخ میں شاہان وقت کی ایک اچھی خاصی تعداد ہے جنہیں شاعری سے بھی مس تھا لیکن جس بڑی تعداد میں محمد قلی قطب شاہ نے شعر کہے اس کا مقابلہ سخنور فرمانروا تو کیا پیشہ ور سخنور بھی نہیں کر سکتے۔ افکار وخیالات کے اعتبار سے محمد قلی قطب شاہ عظیم شاعر نہ سہی لیکن فنی نقطۂ نظر سے وہ اعلیٰ درجے کا شاعر اور فن کار ضرور تھا۔ اس کی کلیات میں اصناف سخن اور صنائع وبدائع کی افراط وبہتات پائی جاتی ہے۔ حمد نعت منقبت اور مناجات کے علاوہ اس کی کلیات میں غزل قصیدہ مرثیہ مثنوی ریختی رباعی قطعہ غزل مسلسل اور چہار در چہار جیسی شعری اصناف ملتی ہیں۔ اس نے اصناف سخن اور بحور واوزان کے علاوہ تلمیحات ضمیات اور اشارات کے باب میں بھی فارسی سے دل کھول کر خوشہ چینی کی اور دکنی شاعری کو حسن اسلوب اور حسن اظہار کے نئے امکانات سے روشناس کیا۔ اصناف ہی کی طرح محمد قلی قطب شاہ کی کلیات میں موضوعات کی بھی بڑی کثرت اور رنگارنگی نظر آتی ہے۔ اس کے موضوعات شعر میں حسن وعشق کی واردات کے علاوہ درباری، زندگی، محلات کی رنگ رلیاں، مناظر قدرت، ہندو مسلم رسومات، تقریبات، کھیل کود، موسم، سیر تماشہ، پھول پھل، چرند پرند، حتی کہ سبزی اور ترکاری بھی شامل ہیں۔ برسات، مرگ، تھنڈ کالا، بسنت اور نوروز کے علاوہ اس نے میلاد النبیؐ بعثت نبیؐ، مولود علیؑ شب معراج، عید سوری، غدیر، شب برات، بقرعید اور رمضان کی عید پر نظمیں لکھی ہیں جو غزل مسلسل کی ہیئت میں ہیں۔ ذیل میں عید رمضان سے متعلق محمد قلی کی چند نظموں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

قطب شاہی دور کی مستند تاریخ حدیقۃ

Scanned with CamScanner

قومی زبان

اکتوبر 2014ء
حیدرآباد

اردو اکیڈیمی آندھراپردیش کا علمی، ادبی، فنی وسائنسی ماہنامہ
ISSN 2321-4627

پائیگاہ پیالیس سنتوش نگر حیدرآباد

Scanned with CamScanner

اُردو اکیڈیمی آندھرا پردیش کا علمی، فنی، سائنسی، لسانی اور ادبی جریدہ

ماہنامہ قومی زبان حیدرآباد

جلد 05 | شمارہ 10 | ماہ اکتوبر 2014ء

ایڈیٹر

پروفیسر ایس۔ اے۔ شکور

ڈائرکٹر/سکریٹری اُردو اکیڈیمی آندھرا پردیش

خط وکتابت وترسیل زر کا پتہ : ''قومی زبان'' دفتر اُردو اکیڈیمی، حج ہاؤز، چوتھی منزل، نامپلی، حیدرآباد 500001 فون : 23237810

Edited, Printed, Published by Prof. S.A. Shukoor, Owned by Urdu Academy A.P., Autonomous Body Govt of A.P., Printed at Taahaa Print Systems, Flat No. 304-B, Leanine Estate, Door No. 5-9-189, Opp. Chermas Abids Hyd. Published from 4th Floor, Haj House, Nampally, Hyderabad-1, .A.P. Phone No. 040-23237810, FAX: 040-65362931

EMAIL: qaumizaban.uaap@gmail.com

Scanned with CamScanner

قریــنه

ہم کلامی	:	پروفیسر ایس۔اے۔شکور	6

مضامین :

شاعرِ تغزل و تفکر، شاذ تمکنت	:	ڈاکٹر عقیل ہاشمی	7
پروفیسر حبیب ضیا کی دکنی قواعد	:	پروفیسر نسیم الدین فریس	12
ہوا کے دوش پر۔ تاباں	:	رؤف خیر	20
سید علی حیدر نظم طباطبائی اُردو کے عظیم ادیب شاعر اور محقق	:	سید علی حسین	26
ڈاکٹر زینت بشیر۔ زینتِ علم و ادب	:	حلیم بابر	30
پنڈت دیا شنکر نسیم اور...... گلزارِ نسیم	:	ڈاکٹر جعفر جری	35
محمد حسن کی نظریاتی تنقید	:	ڈاکٹر اسمعیل خان	41
ولی اردو غزل کی تہذیب کا اولین ستارہ	:	ناہیدہ بیگم	46

ادبِ اطفال:

ادب اطفال اور کاوش حیات اللہ انصاری	:	ڈاکٹر عشرت ناہید	50
ادب اطفال عصری حسیت سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت	:	ابرار احمد اجراوی	55

افسانه :

کوئی بات تھی تیری بات میں	:	عمیرہ احمد	60

حصه نظم :

غزلیں	:	اقبال شیدائی	78
دو غزلہ	:	انجم شافعی	79
غزلیں	:	سید محمود الحسن حسن ہاشمی	80
غزلیں	:	ڈاکٹر راہی	81
غزلیں	:	حسن عسکر	82

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر نسیم الدین فریس
شعبہ اردو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
گچی باؤلی، حیدر آباد

پروفیسر حبیب ضیا کی دکنی قواعد

اُردو زبان میں ادبی تحقیق کا آغاز انیسویں صدی عشرہ اول کا واقعہ ہے جب مشہور مستشرق چارلس اسٹیوراٹ نے والیٔ میسور ٹیپو سلطان کے کتب خانے کی فہرستِ مشروح یا وضاحتی فہرست A discriptive catelogue of the Oriental Library of the Late Tipu Sultan of Mysore کے عنوان سے مرتب کی تھی جو 1808ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ اس فہرست میں سلطان شہید کے کتب خانے میں مخزونہ دکنی شہ پاروں کی وضاحت بھی شامل ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک دکنی زبان وادب، دکنی شعراء و ادبا اور ان کی تخلیقات پر تحقیق وتنقید کا سلسلہ تواتر کے ساتھ جاری ہے۔ دکنی پر کام کرنے والے محققین کی توجہ اکثر و بیشتر دکنی شعراء مثلاً سلطان محمد قلی قطب شاہ، وجہی، غواصی، نصرتی یا علی عادل شاہ ثانی وغیرہ کے سوانح وحالات زندگی جمع کرنے یا ان شعراء کے دواوین ومثنویات مدون کرنے کی طرف مرکوز رہی۔ چنانچہ دکنی مثنوی پر پروفیسر عبدالقادر سروری، دکنی قصیدے اور رباعیات پر پروفیسر سیدہ جعفر، دکنی غزل پر پروفیسر محمد علی اثر، دکنی مرثیے پر ڈاکٹر چراغ علی اور دکنی ریختی پر بدیع حسینی نے نہایت وقیع اور گراں مایہ تحقیقی کام کیا ہے۔ اسی طرح دکنی کی متروک اور غیر معروف اصناف اور صنائع پر بھی دادِ تحقیق دی گئی ہے۔ دکنی کے نثری متون مرتب کئے گئے اور دکنی کی نثری داستانوں پر تحقیقی کام ہوا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ دکنی شعر وادب پر کثیر الابعاد اور کثیر الاطراف تحقیقی کام کئے گئے لیکن تحقیق کی اس ہمہ جہتی کے باوجود دکنی کا ایک گوشہ ایسا رہ گیا تھا جس پر اہل تحقیق کی نظر نہیں پڑی وہ گوشہ تھا دکنی زبان کی قواعد کا، جو تشنہ تحقیق رہ گیا تھا۔ یہ گوشہ پروفیسر حبیب ضیا کے حصے میں آیا۔ جس میں انہوں نے ایسی سرگرم تحقیق کی کہ یہ ان کی شناخت بن گیا۔

پروفیسر حبیب ضیا کا نام ادبی حلقوں کے لئے محتاج تعارف نہیں ہے۔ وہ شعبۂ اردو جامعہ عثمانیہ کی صدر شعبہ اور بورڈ آف اسٹڈیز کی صدر نشین تھیں، ادبی دنیا میں ان کی شناخت بہ حیثیت مزاح نگار ہے۔ ان کے طنزیہ ومزاحیہ مضامین کے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں لیکن ان کے فکر وقلم کی تگ وتاز صرف طنز ومزاح کے میدان کے حد تک نہیں ہے۔ طنز ومزاح کے علاوہ انہوں نے ادب کے

نوائے ادب

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ ۔ علی سردار جعفری پر خصوصی شمارہ

ترانۂ انجمن

انجمن انجمن انجمن انجمن
انجمن انجمن انجمن
بلبلیں ہم ہیں اور یہ ہمارا چمن
ہمارا چمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

ہند کی آبرو، شان اسلام کی
شمع جلتی ہے یاں پیار کے نام کی
ہم کو حاجت نہیں کوئی انعام کی
آرزو ہے فقط علم کے جام کی
بلبلیں ہم ہیں اور یہ ہمارا چمن
ہمارا چمن
انجمن انجمن انجمن

علم دولت ہے عظمت ہے انسان کی
علم عزت ہے ہندو مسلمان کی
علم عزت ہے ہندو مسلمان کی
علم راحت ہے دین اور ایمان کی
علم زینت ہے ہر دل کی ہر جان کی
علم زینت ہے ہر دل کی ہر جان کی
بلبلیں ہم ہیں اور یہ ہمارا چمن
ہمارا چمن

نتیجۂ فکر : علی سردار جعفری

انجمنِ اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ممبئی
۹۲ ر دادا بھائی نورو جی روڈ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۱

Scanned with CamScanner

۱۵	سردار جعفری کا ایک اور شناخت نامہ	ڈاکٹر ابوبکر عباد	۱۰۵
۱۶	ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں... سردار جعفری: کچھ یادیں	جیلانی بانو	۱۱۷
۱۷	علی سردار جعفری- یادیں اور ملاقاتیں	پروفیسر عبد الستار دلوی	۱۲۱
۱۸	ادب سیاست اور سردار	ڈاکٹر جمال رضوی	۱۳۲
۱۹	ترقی پسند تحریک کا سردار: علی سردار جعفری	ڈاکٹر انور ظہیر انصاری	۱۳۹
۲۰	سردار جعفری کی شاعری میں بقائے باہمی کا تصور	ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب	۱۴۹
۲۱	سردار جعفری کی نظم 'میرا سفر'	پروفیسر خورشید احمد	۱۵۹
۲۲	علی سردار جعفری کی نظم 'سرِ طور' (تجزیاتی مطالعہ)	ڈاکٹر ارجمند آرا	۱۶۲
۲۳	سردار جعفری اور مثنوی جمہور	ڈاکٹر سعیدہ پٹیل	۱۶۸
۲۴	سردار جعفری اور امن کی شاعری	ڈاکٹر بی بی رضا خاتون	۱۷۴
۲۵	سردار جعفری: ایک جہت یہ بھی	ڈاکٹر قمر الہدیٰ فریدی	۱۸۳
۲۶	سردار جعفری کی شاعری 'میرا سفر' کے تناظر میں	محمد ایوب واقف	۱۸۹
۲۷	سردار جعفری کے خیالات و محسوسات- خطوط کے آئینے میں	ڈاکٹر نسیم الدین فریس	۱۹۸
۲۸	سردار جعفری کی آخری تحریر		۲۰۸

Scanned with CamScanner

سردار جعفری کے خیالات ومحسوسات

خطوط کے آئینے میں

ڈاکٹر نسیم الدین فریس
شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

خط جذبات وخیالات کے غیر رسمی اظہار کا اہم وسیلہ ہوتا ہے۔ مختلف مسائل وموضوعات کی بابت جس بے تکلفی اور بے ساختگی کے ساتھ اظہار خیال کی جیسی گنجائش خط میں ہوتی ہے ادب کی کسی اور صنف میں ویسی شاید ہی پائی جاتی ہے۔ خط عموماً دوستوں اور عزیزوں کو لکھے جاتے ہیں۔ جن سے کسی بات کا کوئی پردہ نہیں ہوتا اس لیے خط میں مکتوب نگار اپنا رازِ دل عیاں کردیتا ہے۔ مکتوبات کا مطالعہ علمی، ادبی، تاریخی، تہذیبی غرض کئی جہتوں سے افادیت کا حامل ہوتا ہے۔ اردو میں مکتوبات کی اہمیت پر تنقیدی نقطہ نظر سے بہت کچھ لکھا جاچکا ہے جس کی تکرار تحصیل حاصل کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا ہم مکتوب نگاری کی فنی بحث سے گریز کرتے ہیں۔ اس مقالے میں علی سردار جعفری کے مکتوبات کے نمایاں خدوخال اور اہم موضوعات ومسائل پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے ان مکتوبات کے حوالے سے جعفری صاحب کے افکار وخیالات اور محسوسات ومشاہدات کا مطالعہ کیا جائے گا۔

جعفری صاحب نے یہ خطوط اپنے دوست احباب، جامعات کے پروفیسروں، مختلف انجمنوں کے عہدیداروں، ادیبوں اور شاعروں کے نام لکھے ہیں۔ ان خطوط کی زبان سلیس ورواں اور لہجہ بے تکلفانہ ہے۔ خطوط میں جعفری صاحب کی سیرت وشخصیت کے کئی پہلو مبرہن ہوئے ہیں۔ ان میں کہیں وہ قبیلے کے تجربہ کار سردار کی طرح نوجوانوں کو آگہی بانٹتے اور مفید مشورے دیتے نظر آتے ہیں تو کہیں ہم عصر وہم عمر احباب پر 'خلوص ومحبت نچھاور کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان خطوط میں دوستداری بھی ہے اور غم خواری بھی، دانشورانہ انداز بھی ہے اور مجبوری وبے بسی کی حکایات بھی، اپنی بیماری کی کیفیت بھی ہے اور عزیزوں کی وفات کا نوحہ بھی، اپنوں سے التفات بھی ہے اور مخالفین پر برہمی بھی، خودنگری بھی ہے اور خودستائی بھی، کہیں شفیق باپ کی نظر' تو کہیں محبت کرنے والے شوہر کے دل کی دھڑکن بول رہی ہے، کہیں سمیناروں کے منتظمین کو صلاح دی جارہی ہے تو کہیں رسالوں کے مدیروں کی حوصلہ افزائی ودل جوئی کی جارہی ہے۔ غرض جعفری صاحب اپنے رقعات ومراسلات میں اپنی ہمہ جہت شخصیت کے ساتھ جلوہ گر ہوئے ہیں۔ ان خطوط میں وہ خطابیہ اسلوب اور پرشکوہ آہنگ جوان کی شاعری کی پہچان ہے دور دور تک نظر نہیں آتا۔ اس کے بر

حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے شائع ہونے والا قدیم متوازن علمی و ادبی ماہنامہ

سب رس

جون 2014ء

-/30 روپے

ISSN-2278-6902

ادارۂ ادبیاتِ اردو حیدرآباد

Scanned with CamScanner

بیادگار سید محی الدین قادری زورؒ

ماہنامہ **سب رس** حیدرآباد

☆ جلد: ۷۶ ☆ شمارہ: ۶ ☆ ماہ: جون ☆ سال: ۲۰۱۴ء

مجلس مشاورت

☆ سرپرست: راجکماری اندرادھن راج گیرجی
☆ صدر: جناب زاہد علی خاں
☆ معتمد عمومی: پروفیسر ایس۔اے۔شکور

☆ پروفیسر گوپی چند نارنگ
☆ پروفیسر مجتبیٰ حسین
☆ پروفیسر اشرف رفیع
☆ پروفیسر سلیمان اطہر جاوید

مدیر

پروفیسر بیگ احساس

سرورق: "ایک خوبصورت پرندہ"

☆ قیمت: 30روپے ☆ زرسالانہ: 300روپے ☆ کتب خانوں سے: 325روپے
☆ پاکستان: 25 ڈالر ☆ امریکہ: 35 ڈالر ☆ برطانیہ: 30 پونڈ
☆ کینڈا: 35 ڈالر ☆ خلیجی ممالک: 35 ڈالر ☆ دوامی رکنیت: 5000 روپے

Phone: 040-23313311 Editor: 9849256723 Fax: 040-23374448

مراسلت و ترسیل زر کا پتہ: ایوان اردو، پنجہ گٹہ روڈ، سوماجی گوڑہ، حیدرآباد 500 082. انڈیا

برقی پتہ: E-mail: idarasabras@yahoo.in

چیک یا ڈرافٹ: **The Sabras Monthly, Hyderabad** کے نام سے ارسال کریں۔

پرنٹر پبلیشر پروفیسر ایس۔اے۔شکور نے او۔ایس۔گرافکس، نارائن گوڑہ میں طبع کرواکے ادارۂ ادبیات اردو سے شائع کیا۔

اس شمارے میں

اداریہ

بیگ احساس		5

مضامین

اسلم مرزا	مثنوی معنوی کا منظوم اردو ترجمہ 'پیراہن یوسفی'	7
مرزا حامد بیگ	پروین شیر کا وضع کردہ پینوراما	14
عبدالاحد ساز	اردو غزل کی ہندوستانی پہچان ___ کچھ زاویے	17
ابوالکلام	خواجہ احمد عباس کے افسانوں میں تصور زیست و انسانیت	25
شمس کمال انجم	ڈاکٹر طٰہٰ حسین	33

یادیں

راجکماری اندرا دیوی دھن راج گیرجی / اشرف رفیع	یادیں	37

شاعری

☆ وقار ناصری ☆ رحمٰن جامی ☆ احسن رضوی ☆ محبوب راہی ☆ جنوں اشرفی 40

☆ حسیب سوز ☆ حنیف ساحل ☆ محمد فیاض شکیب ☆ نیاز جیراجپوری ☆ صداق اعظمی

☆ اختر کاظمی

افسانہ

عارف خورشید	قید میں ہے بلبل	50
اے۔آر۔منظر	پنگے خان	57

خاکہ

غضنفر	خاکہ ایک شریف آدمی کا	66

مطالعہ

محمد نسیم الدین فریس	حیدرآباد مشاہیر کی نظر میں ایک مطالعہ	70

جو وہ لکھیں گے جواب میں 75

شیراز سلطانہ، وسیم عباس، ڈاکٹر مسعود جعفری، خالد عبادی، معین الدین عثمانی

Scanned with CamScanner

مطالعہ

حیدرآباد مشاہیر کی نظر میں

محمد نسیم الدین فریس

حیدرآباد

ڈاکٹر سید داؤد اشرف شہر حیدرآباد کے ایک کثیر التصانیف مصنف اور محقق ہیں۔ مخدوم محی الدین پر ان کی حین حیات لکھے گئے، ایم اے کے مقالے ''مخدوم ایک مطالعہ'' جو مخدوم پر اولین تحقیقی مقالے کی حیثیت رکھتا ہے اور تنقیدی مضامین کے مجموعے ''اور کچھ بیاں اپنا'' سے قطع نظر جن کی نوعیت خالص ادبی ہے اردو میں تاحال داؤد اشرف کی اردو میں گیارہ اور انگریزی میں تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان سب کتابوں کا مرکزی حوالہ سابق ریاست حیدرآباد، آصف جاہی سلاطین بالخصوص آخری حکمران نواب میر عثمان علی آصف سابع، حیدرآباد کے وزرا، امرا اور اعلیٰ عہدیداروں کی سیاسی، ملکی اور علمی خدمات، ریاست حیدرآباد کا نظم و نسق، علمی اداروں، علمی شخصیات اور ارباب کمال کی قدردانی اور سرپرستی کے باب آصف سابع کی فیاضی اور کشادہ دلی کے واقعات ہیں جنہیں داؤد اشرف آندھرا پردیش اسٹیٹ آرکائیوز میں محفوظ فرامین و دستاویزات کے ناقابل تردید شواہد کے ساتھ منظر عام پر لے آئے ہیں۔

ریاست حیدرآباد کے موضوع پر داؤد اشرف کی تازہ ترین تصنیف ''حیدرآباد مشاہیر کی نظر میں'' اردو میں حیدرآباد کے حوالے سے ان کی بارھویں تصنیف ہے۔ کسی ایک موضوع پر درجن بھر کتابیں لکھنا کوئی بازی اطفال نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ میں ایک کارنامہ ہے۔ ایسا کارنامہ جس کا جواب شاید ہی کسی سے بن پڑے کتابوں کے مطالعے سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ کتنی گہرائی تک اپنے موضوع کے اندر اُترے ہیں اور کس دقت نظر کے ساتھ انھوں نے اس موضوع کی نئی جہات و امکانات کو کھوجا اور اس میں نئے زاویوں اور نئی طرفوں کو کھولا ہے۔

راقم الحروف کو داؤد اشرف کی ساری کتابوں کے غائر مطالعے کا شرف حاصل ہے۔ ان کی بیشتر کتابوں پر خاکسار نے بہ طور تبصرہ اپنے ٹوٹے پھوٹے خیالات کا اظہار بھی کیا ہے۔ داؤد اشرف کی تصانیف کے پیش نظر میں یہ کہنے کے موقف میں ہوں کہ داؤد اشرف مملکت آصفیہ، بالخصوص عہد عثمانی کی تہذیب، نظم و نسق، ملکی اصلاحات، سیاسی نشیب و فراز، علوم فنون کے فروغ میں ریاست حیدرآباد کی خدمات اور یہاں کے امرا، عمائدین اور اعیان سلطنت کی تاریخ پر سند یا اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ اگر یہ کہوں تو غلط نہ ہوگا کہ وہ عہد عثمانی کی چلتی پھرتی تاریخ ہیں۔

اب سے کوئی پندرہ بیس سال قبل عمر خالدی مرحوم نے جو شعبہ تاریخ عثمانیہ یونیورسٹی کے استاد ابوالنصر خالدی کے فرزند تھے شعبہ اردو کراچی یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر معین الدین عقیل کی شراکت میں ''مدح وقدح دکن'' کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی تھی۔ جو کراچی، پاکستان سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فاضل مرتبین نے دکن کے بارے میں حیدرآبادی اور بیرونی شعرا کی تخلیقات کو یکجا کیا تھا۔ لیکن داؤد اشرف کی پیش نظر کتاب ''حیدرآباد مشاہیر کی نظر میں'' اپنی نوعیت کی الگ کتاب ہے جو مواد، محتویات اور مقصد تصنیف کے اعتبار سے مذکورہ کتاب سے بالکل مختلف ہے۔ یہ کتاب داؤد اشرف کے چھبیس مضامین کا مجموعہ ہے جن کا مواد اس دور سے تعلق رکھنے والے مشاہیر کی تصانیف یا ان کے انٹرویو پر مبنی ہیں۔

حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے شائع ہونے والا قدیم متوازن علمی و ادبی ماہنامہ

سب رس

اکتوبر 2016ء
-/30 روپے
ISSN-2278-6902

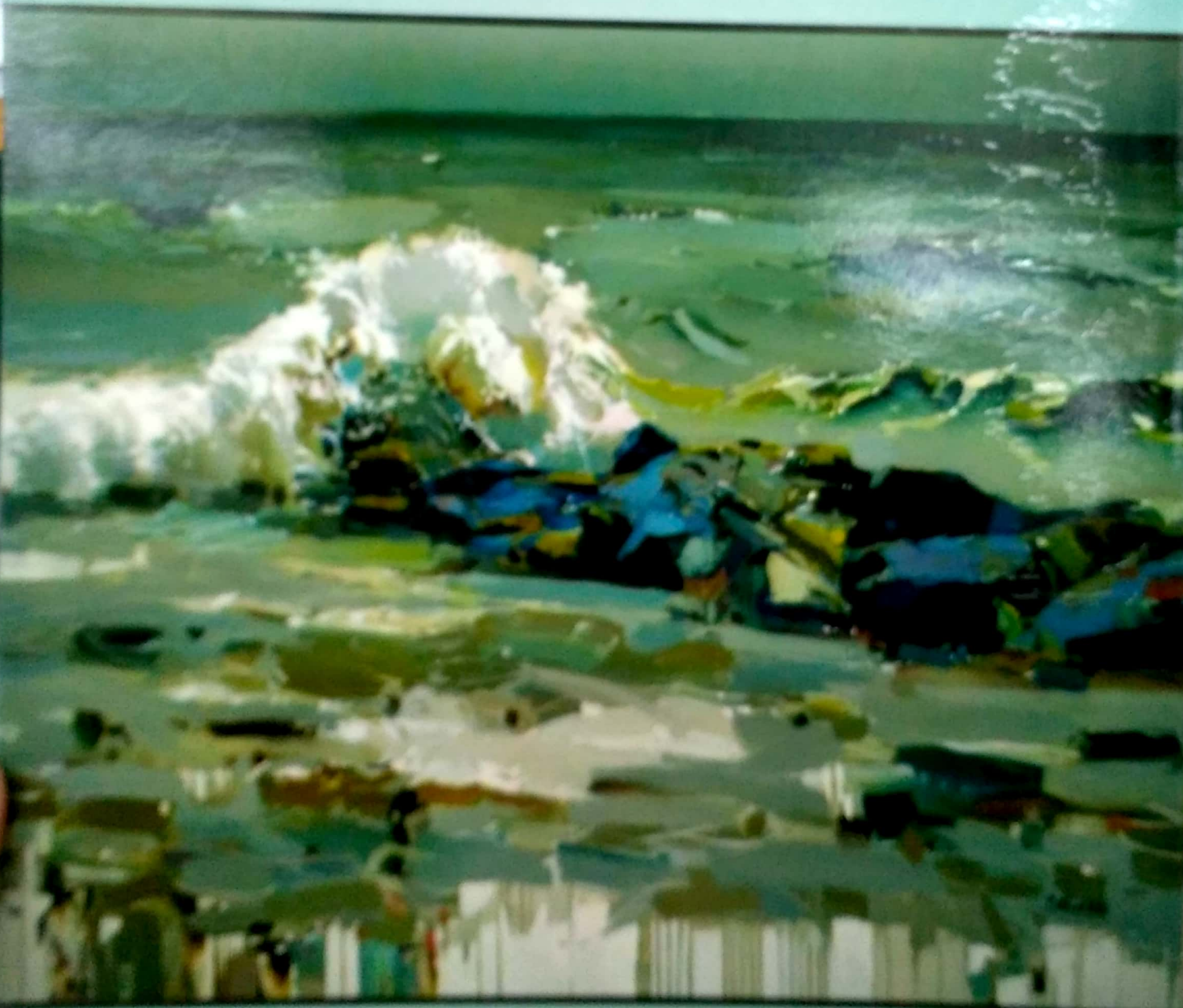

ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد

Scanned with CamScanner

بیادگار سید محی الدین قادری زور

ماہنامہ

سب رس

حیدرآباد

☆ جلد: ۷۸ ☆ شمارہ: ۱۰ ☆ ماہ: اکتوبر ☆ سال: ۲۰۱۶ء

مجلس مشاورت

☆ سرپرست: راجکماری اندرا دیوی دھن راج گیرجی

☆ صدر: جناب زاہد علی خاں

☆ معتمد عمومی: پروفیسر ایس۔ اے۔ شکور

☆ پروفیسر گوپی چند نارنگ

☆ پروفیسر مجتبیٰ حسین

☆ پروفیسر اشرف رفیع

☆ پروفیسر سلیمان اطہر جاوید

مدیر

پروفیسر بیگ احساس

☆ قیمت: 30روپے ☆ زر سالانہ: 300روپے ☆ کتب خانوں سے: 325روپے

☆ پاکستان: 25 ڈالر ☆ امریکہ: 35 ڈالر ☆ برطانیہ: 30 پونڈ

☆ کینڈا: 35 ڈالر ☆ خلیجی ممالک: 35 ڈالر ☆ دوامی رکنیت: 5000 روپے

Phone: 040-23313311 Editor: 9849256723 Fax: 040-23374448

مراسلت و ترسیل زر کا پتہ: ایوان اردو پنجہ گٹہ روڈ سوماجی گوڑہ حیدرآباد۔ 500 082 انڈیا

برقی پتہ: E-mail: idarasabras@yahoo.in

چیک یا ڈرافٹ: The Sabras Monthly, Hyderabad کے نام سے ارسال کریں۔

پرنٹر و پبلشر پروفیسر ایس۔ اے۔ شکور نے ط پرنٹ سسٹمس بلکڑی کا پل میں طبع کروا کے ادارۂ ادبیات اردو سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

اس شمارے میں

اداریہ

اداریہ — بیگ احساس — 07

انٹرویو

پیغام آفاقی — نورالنساء — 08

مضامین

بیدی اور ترقی پسندی — شمیم طارق — 20

گنج شائگاں ایک مطالعہ — نسیم الدین فریس — 25

عالمی شہرت یافتہ نیگرو شاعر — رؤف خیر — 30

اُردو کے فروغ میں ڈرامے کا حصہ — محمد ظفر الدین — 35

آپ بیتی

یادیں — راجکماری اندرا دیوی دھن راج گیر/اشرف رفیع — 40

طنز و مزاح

سرقہ نویسی — خامہ بگوش — 43

افسانے

سید ظفر ہاشمی — پھلانگ — 48

حنیف سید — عوض پھول کا — 53

شاعری

غلام مرتضیٰ راہی، رؤف خیر، شہزاد اشرفی، جعفر ساہنی — اختر شاہجہاں پوری، شارق عدیل، احمد رشید، انیس پروین، اسنیٰ بدر — 58

خاکہ

دل ابھی تک جوان ہے پیارے — غضنفر — 69

مطالعہ

غضنفر کی شاعری سے ایک مکالمہ (آنکھ میں لکنت کی روشنی میں) — سلیم انصاری — 72

جو وہ لکھیں گے جواب میں

مسعود جعفری، رؤف خیر، شہزاد اشرفی، علیم صبا نویدی، احمد رشید — قدیر خان، شکیل سہسرامی، ہارون شامی، میر مجاہد علی — 76

Scanned with CamScanner

نسیم الدین فریس

گنج شائگاں ایک مطالعہ

ڈاکٹر راہی فدائی دنیائے شعر و ادب کی معروف شخصیت ہیں۔ وہ ایک خوش فکر شاعر اور پختہ کار نثر نگار ہیں۔ ان کے بارہ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ سخنوری کے ساتھ راہی فدائی کو نقد و تحقیق سے بھی گہرا لگاؤ ہے۔ تحقیق میں ان کی 14 کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ پیش نظر کتاب گنج شائگاں ان کا پندرھواں تحقیقی کارنامہ ہے۔ گنج شائگاں کے لغوی معنی ہیں بہت بڑا خزانہ جو بادشاہ کے لائق ہو۔ ایرانی روایت کے مطابق یہ شہنشاہ کی خسرؔو کے ایک خزانے کا نام تھا جو اصلاً اس کے حریف قیصر روم کی ملک تھا لیکن اتفاقاً خسرو پرویز کے ہاتھ لگا تھا۔ اس کا دوسرا نام گنج بادآورد ہے کیونکہ ہواؤں نے اس خزانے کی کشتیوں کو خسرو پرویز کے پڑاؤ تک پہنچایا تھا۔ لیکن یہ گنج شائگاں جو ہمارے پیش نظر ہے وہ خسرو پرویز کا خزانہ نہیں بلکہ سلطنت خداداد میسور کے شاعر محمد علی مہکری خانہ زاد کا شعری مجموعہ ہے جن کا عہد اٹھارویں صدی کے نصف آخر اور انیسویں صدی کے ربع اول کا احاطہ کرتا ہے۔ (خاطر نشین رہے کہ منشی حبیب الدین سوزاںؔ نے بھی 'گنج شائگاں' کے نام سے علم قافیہ پر ایک مختصر رسالہ لکھا تھا جو 1884ء میں منشی نول کشور پریس لکھنو سے شائع ہوا تھا جس کا ذکر معین الدین عقیل نے اپنی کتاب 'نادرات غالب لائبریری' لاہور 2014 ص 43 پر کیا ہے۔)

محمد علی مہکری کا سلسلہ نسب گجری زبان کے مشہور صوفی شاعر قاضی محمود دریائی سے جا ملتا ہے۔ قاضی محمود دریائی کے جد اعلیٰ شاہ علی سرمست (م۔1141) تھے جن کا مزار نہر والا پٹن گجرات میں مرجع عام ہے۔ شاہ علی سرمست کا نسبی سلسلہ پندرہ واسطوں کے بعد سیدنا امام جعفر صادقؒ سے جا ملتا ہے۔ قاضی محمود دریائی کی آل اولاد میں کچھ لوگوں نے گجرات کی طوائف الملوکی سے تنگ آ کر وہاں سے ہجرت کی اور برار کے قصبے مہکر میں آباد ہو گئے اور اس علاقے کی نسبت سے مہکری کہلانے لگے۔ مہکر میں اس خاندان نے بڑی ترقی کی اس میں تجار کے علاوہ بڑے بڑے علما' فضلا' ادبا اور شعرا پیدا ہوئے جن میں کچھ افراد کی تصانیف منظر عام پر آئی ہیں اور نہ جانے کتنی ہنوز پردہ خفا میں ہیں۔ سرکار و دربار سے توسل کے حوالے سے بھی مہکری خاندان کو بڑا عروج حاصل ہوا اور اس خاندان کے متعدد افراد قضاءۃ کے علاوہ وزارت' سپہ سالاری اور گورنری کے عہدوں پر فائز رہے۔

گنج شائگاں کے مصنف محمد علی مہکری 1743ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام محمد علی' علاقائی نسبت مہکری' تخلص خانہ زاد' خطاب فلک شکوہ اور منصب آصف (گورنر) تھا۔ محمد علی مہکری کے والد کا نام محمد سعید مہکری تھا۔ وہ عاصی تخلص کرتے تھے اور ارکاٹ کے نواب سعادت اللہ خاں کے مصاحب خاص تھے۔ نواب نے اپنی ایک دختر کا بیاہ عاصی کے فرزند محمد مخدوم مہکری کے ساتھ کیا تھا۔ محمد علی مہکری کے پردادا کا نام بھی محمد علی ہی تھا۔ وہ مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے وزیر تھے۔ حصول علم سے فراغت کے بعد محمد علی مہکری شاہی ملازمت میں داخل ہوئے اور اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کی بدولت سلطنت خداداد میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز کیے گئے۔ وہ علاقہ بارہ محل کے آصف یعنی گورنر رہے' پھر سپہ سالار مقرر ہوئے۔ ٹیپو سلطان نے انہیں فلک شکوہ کا خطاب عنایت فرمایا تھا۔ محمد علی مہکری کے نام سلطان شہید کے کئی خطوط ملتے ہیں۔ محمد علی

ماہنامہ

قومی زبان

حیدرآباد

ISSN 2321-4627

August 2015 اگست

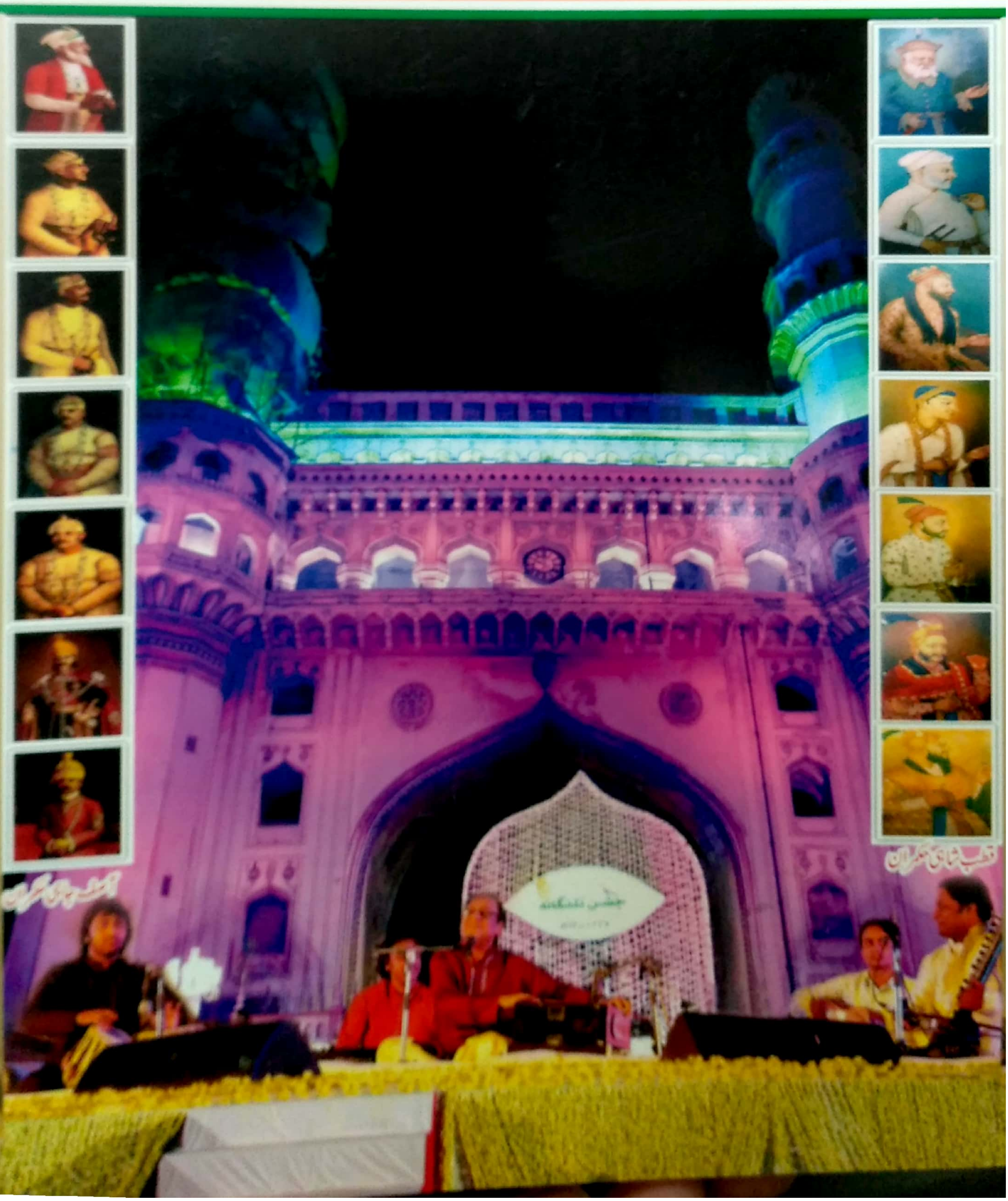

Scanned with CamScanner

تلنگانہ اسٹیٹ اُردو اکیڈیمی کا علمی، ادبی، لسانی، فنی و سائنسی جریدہ

ماہنامہ

قومی زبان

تلنگانہ اسٹیٹ اُردو اکیڈیمی کا علمی، ادبی

جلد 01 شمارہ 01 ماہ اگست 2015ء

ایڈیٹر

پروفیسر ایس۔ اے۔ شکور

ڈائرکٹر / سکریٹری تلنگانہ اسٹیٹ اُردو اکیڈیمی

خط و کتابت و ترسیلِ زر کا پتہ: ماہنامہ قومی زبان، صدر دفتر تلنگانہ اسٹیٹ اُردو اکیڈیمی، چوتھی منزل، حج ہاؤز، نامپلی، حیدرآباد 500001 تلنگانہ اسٹیٹ۔ انڈیا

Edited, Printed and Published by Prof. S.A. Shukoor,
Owned by Telangana State Urdu Academy, Minorities Welfare Dept.,
Govt. of Telangana, Printed at Taahaa Print Systems, 11-6-833, Red Hills, Hyderabad,on behalf of
M/s. IFB Enterprises Printing Press, 23-1-954/1/A, Near Water Tank, Moghalpura, Hyderabad-500 002
Published from 4th Floor, Haj House, Nampally, Hyderabad-500 001 Telangana State
Ph: No. 040-23237810 Fax: 040-6636293 1
Email:qaumizaban.tsua2015@gmail.com

Scanned with CamScanner

قرینہ

پیامات		4 - 7
ہم کلامی	پروفیسر ایس اے شکور	8
تصاویر جشن تلنگانہ		9 - 16
کلیدی خطبہ دوروزہ سیمنار بضمن جشن تلنگانہ بعنوان ''تلنگانہ میں اردو: منظر اور پس منظر	پروفیسر اشرف رفیع	17

سیمنار میں پڑھے گئے مقالے:

اُردو تعلیم، صحافت اور ادب	نسیم عارفی	24
آصف جاہی دور میں لسانی پالیسی	ڈاکٹر داؤد اشرف	29
قطب شاہی عہد کی تہذیب و ثقافت	پروفیسر فاطمہ پروین	34
عہدِ آصفیہ میں اُردو نثر	پروفیسر مجید بیدار	47
قطب شاہی دور میں اُردو نثر	پروفیسر نسیم الدین فریس	62
قطب شاہی عہد کی مثنویوں میں مقامی عناصر	ڈاکٹر حبیب نثار	73
اُردو شاعری اور تلنگانہ	ڈاکٹر معید جاوید	78
تلنگانہ کی تہذیب پر تشکیل آندھرا پردیش کے اثرات	ڈاکٹر قطب سرشار	82
قطب شاہی عہد میں تلگو کی سرپرستی	ڈاکٹر سید فضل اللہ مکرم	90
تلنگانہ میں اُردو کا فروغ: مسائل و تجاویز	ڈاکٹر جاوید کمال	95
عہدِ آصفیہ میں اُردو نثر	ڈاکٹر اطہر سلطانہ	98
عہدِ آصفیہ میں اُردو شاعری	ڈاکٹر عتیق اقبال	113
تشکیل تلنگانہ: اُردو کا موقف	ڈاکٹر اسلم فاروقی	128
آصف جاہی سلاطین کی رواداری	ڈاکٹر موسیٰ اقبال	136

حصہ نظم:

ریاست تلنگانہ کے لئے احتجاج۔ کے سی آر کی زبانی	ڈاکٹر عقیل ہاشمی	143
ریاست تلنگانہ	ڈاکٹر مسعود جاوید ہاشمی	144

oOo

Scanned with CamScanner

مکان نمبر 10-3-291/9/B
وجے نگر کالونی، حیدرآباد 500 057

پروفیسر نسیم الدین فریس
صدر شعبہ اردو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

قطب شاہی دور میں اُردو نثر

گولکنڈے کی قطب شاہی سلطنت (1581ء تا 1687ء) اپنے تہذیبی و تمدنی کارناموں علوم وفنون کی سرپرستی اور ترقی وخوشحالی کے حوالے سے ہندوستان کی ان یادگار زمانہ سلطنتوں میں سے ایک ہے جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ اس خاندان کے آٹھ حکمرانوں نے تقریباً پونے دو سو سال تک نہایت شان وشوکت کے ساتھ حکومت کی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قطب شاہی سلطنت کم وبیش ان ہی علاقوں پر مشتمل تھی جن پر آج ہماری ریاست تلنگانہ قائم ہے۔ گویا قطب شاہی سلاطین فی الحقیقت سرزمین تلنگانہ کے فرمانروا تھے۔ ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ قطب شاہی عہد میں بھی اس علاقے کو تلنگانے کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ چنانچہ قطب شاہی دور کا مشہور شاعر ملاّ اسد اللہ وجہی اپنی مثنوی قطب مشتری میں پہلے تو ''دکن دیس'' کی تعریف کرتا ہے کہ دکن کے جیسا علاقہ ساری دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ یہ علاقہ علما اور فضلا کی جائے پیدائش ہے:

دکن سا نہیں ٹھار سنسار میں
پنچ فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں

آگے وہ کہتا ہے کہا اگر یہ دنیا انگوٹھی ہے تو دکن اس انگوٹھی کا نگینہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ انگوٹھی کی قدر وقیمت اس میں جڑے نگینے سے ہوتی ہے۔ اگر نگینہ نہ ہو تو انگوٹھی بے قدر و قیمت ہے۔

دکن ہے نگینہ انگوٹھی سو جگ
انگوٹھی کو ں حرمت نگینے سوں لگ

اس کے بعد وہ تلنگانے کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یوں تو دکن دیس بہت خاص، بڑی خوبیوں والا ہے لیکن اس میں تلنگانہ کا جو علاقہ ہے وہ گویا دکن کی جان ہے، دکن کی شان ہے۔ کہتا ہے:

دکن دیس بہوتچ خاصہ اہے
تلنگانہ اس کا خلاصہ اہے

میں سمجھتا ہوں کہ سرزمینِ تلنگانہ کی خوبیوں کا ادراک کرتے ہوئے اس کی تعریف وتوصیف بیان کرنے اور تلنگانے کے لیے باقاعدہ شعری خراجِ تحسین پیش کرنے کا اولین اعزاز دکنی یا قدیم اردو کے شاعر کو حاصل ہے۔

قطب شاہی فرمانرواوں نے اپنی سلطنت یعنی تلنگانے کی ترقی کے لیے اپنے آپ کو وقف کردیا۔ قطب شاہی حکمران خود بھی اہل علم تھے اور علما وفضلا کی بڑی قدردانی کرتے

ماہنامہ

قومی زبان

حیدرآباد

تلنگانہ اسٹیٹ اردو اکیڈیمی کا علمی ادبی لسانی فنی و سائنسی جریدہ

ISSN 2321-4627

October 2015 اکتوبر

Scanned with CamScanner

تلنگانہ اسٹیٹ اُردو اکیڈیمی کا علمی، ادبی، لسانی، فنی وسائنسی جریدہ

ماہنامہ

قومی زبان

حیدرآباد

جلد 01 شمارہ 03 ماہ اکتوبر 2015ء

ایڈیٹر

پروفیسر ایس۔ اے۔ شکور

ڈائرکٹر / سکریٹری تلنگانہ اسٹیٹ اُردو اکیڈیمی

خط وکتابت وترسیلِ زر کا پتہ: ماہنامہ قومی زبان، صدر دفتر تلنگانہ اسٹیٹ اُردو اکیڈیمی، چوتھی منزل، حج ہاوز، نامپلی، حیدرآباد 500 001 تلنگانہ اسٹیٹ۔ انڈیا

Edited, Printed and Published by Prof. S.A. Shukoor,
Owned by Telangana State Urdu Academy, Minorities Welfare Dept., Govt. of Telangana,
Printed at M/s. IFB Enterprises Printing Press, 23-1-954/1/A, Near Water Tank, Moghalpura,
Hyderabad-500 002 Published from 4th Floor, Haj House, Nampally, Hyderabad-500 001 Telangana State
Ph: No. 040-23237810 Fax: 040-66362931 **Email:** qaumizaban.tsua2015@gmail.com

Scanned with CamScanner

قرینہ

ہم کلامی : پروفیسر ایس اے شکور 6

مضامین:

ہاشمی فریدآبادی ۔بہترین مترجم،اعلیٰ ظرف انسان : ڈاکٹر داؤد اشرف 7

قطب شاہی دور میں اُردو غزل ۔ایک مطالعہ : پروفیسر محمد نسیم الدین فریس 11

پروفیسر علی احمد فاطمی کا تنقیدی رویّہ : محمد شاہد پٹھان 17

قدر عریضی ۔حیدرآباد کے ایک بزرگ نامور استاد شاعر : حلیم بابرؔ 25

دکن کے استادِ سخن۔طالب رزاقی (مرحوم) : شفیع اقبال 28

انشائے ماجد (سرسری جائزہ) : سید محمد افتخار مشرف 32

مجاہد اُردو محمد نذیر احمد خان نیرؔ کی علمی وادبی خدمات : ڈاکٹر محمد عظمت اللہ خان احساسؔ 35

اُردو نظم میں فیضؔ کا مقام : ڈاکٹر آمنہ آفرین 42

غالبؔ بحیثیت مکتوب نگار : عبدالمنان انصاری 47

ہندوستانی ادب کے معمار سحاب سخن علامہ ابر احسنی گنوری : شمس رمزی 51

ترقی پسند تحریک کے ایک اہم نقاد:احتشام حسین-ایک جائزہ : شاذیہ رئیس 56

ماحولیات:

قرآن مجید اور ماحولیات : سید محمود الحسن ہاشمی 61

انشائیہ:

مجھ سے پہلی سی محبت مرے محبوب نہ مانگ : پروفیسر اسرار اللہ انصاری 66

افسانے:

آخری رنگ : مظہر الزماں خاں 69

”ضدی“ : حنیف سیّد 74

حصہ نظم:

غزلیں : اقبال شیدائی 79

غزلیں : مصداق اعظمی 80

غزلیں : آر۔کے۔آزاد 81

نظم وغزل : انیس پروین 82

oOo

Scanned with CamScanner

پروفیسر محمد نسیم الدین فریس

شعبہ اردو
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی۔ حیدر آباد

قطب شاہی دور میں اُردو غزل۔ ایک مطالعہ

بہمنی سلطنت کے زوال کے بعد دکنی تہذیب وثقافت، دکنی زبان اور شعر وادب کی سر پرستی وترقی میں بیجاپور کی عادل شاہی سلطنت اور اس کی معاصر گولکنڈے کی قطب شاہی سلطنت کا برابر حصہ رہا ہے۔ دونوں علاقوں کے شعرا اور نثر نگاروں نے دکنی ادب کو اپنے فکر وفن سے مالا مال کیا۔ یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ دونوں مراکز کے فنکاروں کے یہاں بنیادی شعری رجحانات اور موضوعات سخن میں گہری مماثلت کے باوجود ان شعرا کی زبان اور اسالیب میں واضح فرق نظر آتا ہے۔ بیجاپور کے شعرا کی زبان پر مرہٹی اور سنسکرت تت سم اور تد بھو الفاظ کا اثر گہرا ہے جب کہ گولکنڈے کی زبان فارسی کے اثرات لیے ہوئے ہے۔ فارسی کے اثرات کا لازمی اور فطری نتیجہ یہ نکلا کہ گولکنڈے کی دکنی زبان بیجاپور کی دکنی کے مقابلے میں زیادہ نفیس اور سلیس ہوگئی۔ اس میں نزاکت اور لطافت کا عنصر بڑھ گیا جو غزل کے ڈکشن کے لیے ضروری ہے۔ اس تناظر میں جب ہم غزل کے حوالے سے گولکنڈے اور بیجاپور کا تقابل کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دبستان بیجاپور میں ہر چند کہ متعدد غزل گو شعرا گزرے ہیں لیکن اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر سلطان محمد قلی قطب شاہ کا تعلق دبستان گولکنڈے سے ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حسن شوقی، سلطان علی عادل شاہ ثانی شاہی اور نصرتی دکنی غزل کے اساتذہ سخن ہیں لیکن ان میں کوئی غزل کے میدان میں سلطان محمد قلی قطب شاہ یا غواصی کے مرتبے کو نہیں پہنچتا۔ اس کا ایک اہم سبب شائد یہی ہے کہ غزل کے لیے زبان میں شیرینی، شگفتگی اور لوچ کی ضرورت ہوتی ہے وہ دبستان گولکنڈہ کی دکنی میں فارسی کے زیر اثر بدرجہ اتم موجود تھی جس نے قطب شاہی غزل کو سنوارا اور نکھارا اور اسے عادل شاہی غزل کے مقابلے میں زیادہ پر اور پر کشش بنا دیا۔

دکنی ادب کے مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ شعری اصناف میں من حیث المجموع دکنی میں مثنوی کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ لیکن غزل کے حوالے سے دبستان گولکنڈے کا امتیازی وصف ہے کہ یہاں کے شعرا کو مثنوی کے ساتھ ساتھ غزل کی بھی اہمیت کا احساس تھا جس کا اظہار ابن نشاطی نے اس طرح کیا ہے:

غزل کا مرتبہ گرچہ اول ہے
ولے ہر بیت میرا ایک غزل ہے

اردو کی ادبی، علمی وثقافتی سرگرمیوں کا ترجمان

سہ ماہی

ریختہ نامہ

حیدرآباد

(REQTA NAAMA)

جلد:۲

شمارہ:۲

(Urdu Quarterly)

طرز بیدل میں ریختہ کہنا
اسد اللہ خاں قیامت ہے

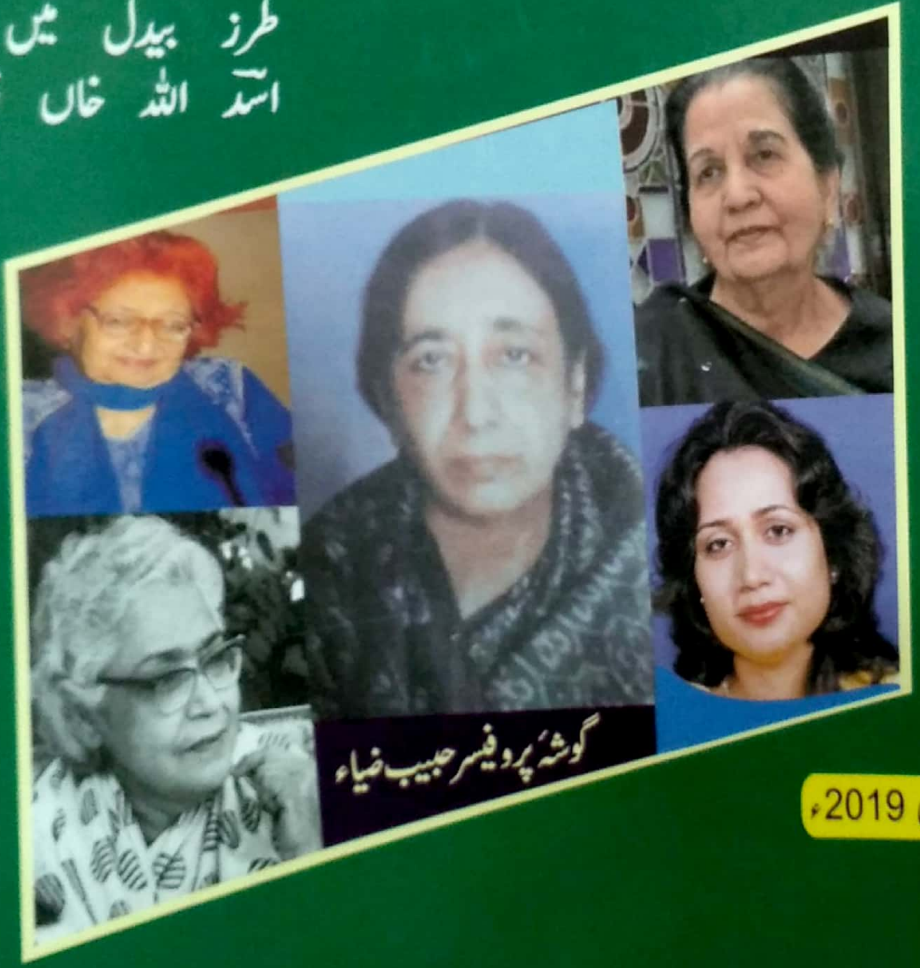

اپریل تا جون 2019ء

ایڈیٹر: ڈاکٹر مرزا مصطفیٰ علی بیگ (جاوید کمال)

قیمت: -/25 روپے

پتہ: دفتر انجمن ریختہ گویان، سعید آباد، حیدرآباد۔۵۹ تلنگانہ

Scanned with CamScanner

اردو کی ادبی، علمی وثقافتی سرگرمیوں کا ترجمان

سہ ماہی

ریختہ نامہ

حیدرآباد

(REQTA NAAMA)

(Urdu Quarterly)

اپریل تا جون 2019ء

قیمت: 25 روپے

ایڈیٹر : ڈاکٹر مرزا مصطفیٰ علی بیگ (جاوید کمال)

مجلس مشاورت

- پروفیسر ایس اے شکور
- ڈاکٹر عقیل ہاشمی
- ڈاکٹر فاروق شکیل
- مولانا مظفر علی صوفی ابوالعلائی
- ڈاکٹر انیس عائشہ
- ڈاکٹر ممتاز مہدی
- جناب محمد عبدالرحیم خان
- پروفیسر مجید بیدار
- جناب ایم اے ماجد
- جناب محمد مصطفیٰ علی سروری
- ڈاکٹر فضل اللہ مکرم
- پروفیسر شوکت حیات

مجلس ادارت

- ڈاکٹر حمیرہ سعید
- لطیف الدین لطیف
- ڈاکٹر عطیہ مجیب عارفی
- ڈاکٹر گل رعنا
- معظم علی بیگ
- جناب سعید حسین

معاونین

☆ ڈاکٹر معین امر بمبو ☆ ماسٹر محمد شفیع ☆ محمد نیر اعظم

پتہ خط وکتابت : ڈاکٹر مرزا مصطفیٰ علی بیگ (جاوید کمال)

16-2-867/A/6/1 ،جیون یار جنگ کالونی، سعید آباد، حیدرآباد 500059، ریاست تلنگانہ

فون نمبرس: 9246585833 - 7097965165 ای میل: jaweedkamaal@hotmail.com

ڈاکٹر مرزا مصطفیٰ علی بیگ نے اعجاز پریس چھتہ بازار حیدرآباد سے چھپوا کر سعید آباد، حیدرآباد، ریاست تلنگانہ سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

اس ریختہ نامہ میں

★ اداریہ — ڈاکٹر مرزا مصطفیٰ علی بیگ (جاوید کمال) ایڈیٹر

★ حمد/نعت — علیم صبا نویدی/ڈاکٹر عقیل ہاشمی — 4

ایوانِ شعر و ادب

★ دکنی کا پہلا قصیدہ گو شاعر مشتاق بیدری — دکنی ادب سے — پروفیسر نسیم الدین فریس — 5

★ غزلیں — ڈاکٹر مسعود جعفری/ڈاکٹر نادر المسدوسی — 10

★ تحسین شعر — درس شاعری — پروفیسر مغنی تبسم — 11

★ کاروان حیات — آپ بیتی — ڈاکٹر عظیم الدین بخش — 13

★ غزلیں — ڈاکٹر حلیم بابر/علیم صبا نویدی — 16

★ واسوخت — ادب عالیہ سے — پروفیسر مجید بیدار — 17

★ روشنی کم ہوتی جاتی ہے — گردش ایام — پروفیسر سلیمان اطہر جاوید — 21

★ غزلیں — ڈاکٹر منیر الزماں منیر/شفیق پروین — 24

★ جب انسان نے درد پر فتح پائی — سائنسی مضمون — ڈاکٹر قدیر خاں — 25

★ ہم الزام اُن کو دیتے تھے۔۔۔ — اصلاحی مضمون — انیس عائشہ — 29

★ غزلیں — سوز نجیب آبادی/تجمل تاج فاطمہ — 32

★ فلک جیسے بلند عزائم رکھنے والی سیدہ فلک۔۔ — بات چیت — ڈاکٹر جاوید کمال — 33

★ دیار غیر میں اردو کا مجاہد (عارف قریشی) — ایک تعارف — ڈاکٹر حلیم بابر — 37

★ حوصلہ کی اُڑان، ایمن فاطمہ — لطیف الدین لطیف — 40

گوشۂ پروفیسر حبیب ضیاء — 41-58

★ حبیب ضیاء اپنے ہی آئینہ میں ۔ فریدہ زین ★ بڑے گھر کی بیٹی (نظم) ۔ رشید عبدالسمیع جلیل
★ محترمہ حبیب ضیاء صاحبہ (صدر محفل خواتین)۔فاطمہ یزدانی ★ بچہ باہر گیا ہے (انشائیہ) حبیب ضیاء
★ سر محمد اقبالؔ حیدر آباد اور کشن پرشادؔ ۔ حبیب ضیاء ★ تبصرے مشاہیر ادب

نقار خانۂ طنز و مزاح — 59

★ ہم نے فلیٹ خریدا (انشائیہ) حبیب ضیاء

غزلیں — 62-63

★ فرید سحرؔ ★ وحیدؔ پاشاہ قادری ★ نجیبؔ احمد نجیب ★ ہنس مکھ حیدر آبادی

ادبی معرکہ آرائیاں — 64-70

★ بزم علم و ادب ★ انجمنِ قلمکارانِ دکن ★ بزم فروغ اُردو ★ اُردو شعر و ادب سوسائٹی

مستند ہے میرا فرمایا ہوا — 71

★ شجاعت علی صوفی ★ ڈاکٹر مسعودؔ جعفری ★ یوسف روشؔ ★ حلیم بابرؔ

★★★★

Scanned with CamScanner

ایوانِ شعر و ادب

دکنی کا پہلا قصیدہ گو شاعر مشتاق بیدری

پروفیسر نسیم الدین فریس

ہم جانتے ہیں کہ اردو میں تخلیق ادب کا آغاز شمال سے قبل دکن میں ہوا۔ اردو کی بیشتر اصناف ادب کی ابتداء بھی دکن سے ہوئی۔ خصوصاً اردو شاعری کی جو اہم متداول اصناف ہیں یعنی مثنوی، غزل، قصیدہ اور مرثیہ ان کے اولین نمونے بھی ہمیں دکنی شعراء ہی کے کلام میں ملتے ہیں۔ دکنی کے پہلے مثنوی نگار فخر دین نظامی بیدری ہیں جنہوں نے مثنوی ''کدم راؤ پدم راؤ'' لکھی۔ دکنی میں صنفِ قصیدہ کا اولین نمونہ مشتاق کے یہاں ملتا ہے۔ اس مناسبت سے اسے دکنی کا اور مجموعی حیثیت سے اردو کا پہلا قصیدہ گو شاعر کہا جا سکتا ہے۔

مشتاق بیدر کا باشندہ تھا جو بہمنی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ دکنی کے متعدد شعراء کی طرح مشتاق کے حالات زندگی پر بھی لاعلمی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس کے کلام کی داخلی شہادتوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بہمنی دور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں مولوی نصیر الدین ہاشمی رقم طراز ہیں:۔

''مشتاق'' سلطان محمد شاہ بہمنی (متوفی 1482ء) کے دور میں موجود تھا اور سلطان محمود شاہ بہمنی (متوفی 1516ء) کے دور میں شہرت حاصل کی۔ سید برہان الدین شاہ خلیل اللہ کی مدح میں اس نے دکنی زبان میں قصیدہ لکھا تھا۔(۱)

مشتاق کے زمانے کا تعین کرتے ہوئے ڈاکٹر زور خامہ پرداز ہیں:۔

''مشتاق، سلطان محمد شاہ لشکری بہمنی (متوفی 1482ء) کے آخری زمانے کا شاعر تھا۔ جس نے غالباً سلطان محمود شاہ بہمنی (متوفی 1518ء) کے دور میں شہرت حاصل کی۔ اس نے سید برہان الدین شاہ ولی اللہ کی مدح میں جو اردو قصیدہ لکھا تھا وہ اب تک محفوظ ہے'':(2)

دکنی ادب اور صوفیائے دکن کے جید محقق محمد سخاوت مرزا نے اپنے ایک تحقیقی مقالے ''قدیم اردو کی ایک نایاب بیاض'' میں مشتاق کا ایک قصیدہ اور چند غزلیں پیش کیں اور مشتاق کو بہمنی دور کا شاعر قرار دیا۔(3) اس کی تردید میں ڈاکٹر نذیر احمد نے ''قدیم دکنی شاعر مشتاق کا زمانہ'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھا اور یہ خیال ظاہر کیا کہ مشتاق بہمنی دور کا نہیں بلکہ قطب شاہی یا عادل شاہی دور کا شاعر تھا۔ اس خصوص میں انہوں نے مذکورہ مضمون میں لکھا ہے:۔

''مشتاق اپنے قصیدے میں حضرت خلیل اللہ نامی ایک بزرگ کی مدح کی ہے۔ وہ خلیل اللہ بت شکن معاصر سلطان محمود شاہ بہمنی (المتوفی 924ھ/1518ء) نہیں بلکہ شاہ خلیل اللہ خطاط الملقب بہ ''بادشاہ قلم'' معاصر سلطان ابراہیم عادل شاہ جگت گرو (988ھ/1580ء تا 1037ھ/1629ء) و میر خلیل اللہ ابن نعمت اللہ گولکنڈوی 1000ھ/1591ء ہیں'' (4) اس کے جواب میں سخاوت مرزا نے ''کیا مشتاق بہمنی دور کا شاعر نہیں تھا'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھا جس میں انہوں نے عبدالعزیز ابن شیر ملک (معاصر احمد شاہ بہمنی 1421 تا 1434ء) کی تصنیف ''سوانح شاہ نعمت اللہ ولی'' سے حضرت خلیل اللہ بت شکن کے صاحبزادوں کی تفصیلات اور خاندانی شجرہ ڈھونڈھ نکالا اور ثابت کیا کہ مشتاق نے جن بزرگ کی مدح کی ہے وہ کوئی خطاط نہیں بلکہ سید شاہ برہان الدین خلیل اللہ ثانی بت شکن ہیں۔(5) ڈاکٹر زور نے بھی ''دکنی ادب کی تاریخ'' میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

Scanned with CamScanner